INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۴ تا ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۵ء
۲۱

بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ

پاکستان عیسائیوں مرزائیوں کی تبلیغ کا خطرناک اڈہ بن رہا ہے

حکومت خاموش کیوں ہے؟

قافلہ سالار مفتی محمود بحیثیت وزیر اعلیٰ

سوال...... آج کل نفع اور نقصان بنکاری چل رہی ہے آپ بتائیں یہ جائز ہے یا ناجائز ہے اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ آپ کو ایک لاکھ روپے پانچ سال کے لئے فکس کرنا پڑتے ہیں۔ پھر ان پیسوں سے حکومت کاروبار کرتی ہے اور آپ کو گھر بیٹھے بارہ سو روپے مہینے کے دیتی ہے۔

اگر کبھی نقصان ہو جائے تو کم بھی دے دیتے ہیں اور زکوۃ اور ٹیکس کی بھی کٹوتی کرتے ہیں اور پانچ سال بعد آپ کے پیسے واپس مل جاتے ہیں۔

جواب...... نفع و نقصان بنکاری کا یہ مروجہ نظام خالص سود پر مبنی ہے اور اس سے حاصل شدہ منافع حرام ہے۔

البتہ موجودہ دور میں این آئی ٹی کا محکمہ غنیمت ہے اگرچہ اس میں بھی سودی عنصر شامل ہو گیا ہے مگر اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی سالانہ "انکم سٹیٹمنٹ" دیکھ کر اس میں سودی پرافٹ معلوم کرلیا جائے کہ کتنے فیصد اس کا نفع سودی ہے' عام طور پر ۸ فیصد ہوتا ہے بہرکیف اتنے فیصد اپنے ڈیویڈنڈ سے نکال کر بغیر نیت ثواب صدقہ کردیں۔ باقی ان شاء اللہ حلال ہے۔

سوال...... ادارہ فروغ اسلام ایک دینی و سماجی ادارہ ہے جو کہ پچھلے ۲۲ سالوں سے علاقہ گزر آباد (رنچھوڑ لائن) میں دینی و سماجی خدمات انجام دے رہا ہے۔ طالبات کے مدارس میں خواتین اساتذہ کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسہ کے ناظم حافظ ریاض احمد حفظ کرنے والی طالبات کے امتحان لینے اور ایاز فرید ضروری ہدایات و انتظامی امور کے سلسلے میں طالبات کے مدارس میں جاتے ہیں جہاں طالبات کی اکثریت برقعے و چادر کا اہتمام کرتی ہیں۔ طالبات کے مدارس قائم ہونے سے خواتین کا رجحان اب پردے کی طرف بڑھ رہا ہی اور ان شاء اللہ چند سالوں میں محلے کی خواتین خصوصاً محلے کی طالبات پردے کا اہتمام کرنے لگیں گی۔

مذکورہ بالا حالات و حقائق کی روشنی میں کیا حافظ ریاض اور ایاز فرید صاحب کا طالبات کے مدارس میں جانا امتحان وغیرہ لینا از روئے شریعت کیسا ہے کیا حافظ ریاض صاحب جو کہ ہماری مسجد کے متولی بھی ہیں مستقل امام کی غیر موجودگی میں امامت کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔

جواب...... ممتحن صاحب پردہ لٹکا کر امتحان لیا کریں تو جائز ہے جوان بچیاں ان کے سامنے نہ آئیں اسی طرح منتظم صاحب بھی بہتر ہوگا کہ ان کے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی رہا کرے۔

سوال ۹..... عرض خدمت ہے کہ ہمارے ٹاؤن میں ایک مولانا صاحب نے مدرسہ کے لئے پلاٹ خریدا ہے اور اسی پلاٹ کے ساتھ (کالونی) کے مالک نے ایک پلاٹ برائے مسجد رکھا تھا۔ لیکن مدرسہ کی تعمیر کے وقت مولانا صاحب نے جس آدمی کے ذمہ تعمیر مدرسہ کا کام سپرد کیا تو ان صاحب کی غلط فہمی کی وجہ سے مدرسہ کا کچھ حصہ مسجد کے پلاٹ پر تعمیر کردیا گیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ مولانا صاحب سے جب بات ہوئی تو انہوں نے فرمایا علماء کرام سے پوچھ لیں جیسے علماء کرام فتویٰ دیں ہم ویسے ہی کریں گے اگر علماء کرام مدرسہ کے مذکورہ حصہ کو گرانے کا حکم دیں گے تو گرا دیں گے اور اگر ساتھ زمین اتنی ملتی ہے اتنی زمین جس ریٹ پر مل جائے تو وہ زمین خرید کر مسجد کو دیں گے اور اگر زمین نہ ملے تو موجودہ ریٹ کے مطابق مذکورہ زمین کی رقم مسجد کو ادا کی جائے گی۔

محمد یوسف محمود

جواب :۔ چونکہ یہ پلاٹ مسجد کے لئے وقف ہے اور یہ مسلم ہے کہ جہت وقف کے تعین کے بعد کوئی بھی اس کی تبدیلی کا مجاز نہیں اور نہ اس کا تبادلہ ہی کسی دوسرے پلاٹ سے درست ہے اس لئے مذکورہ پلاٹ پر مدرسہ کی تعمیر ناجائز ہے جس کو گرا کر مسجد ہی کا حصہ بنانا ضروری ہے (ہکذا فی امداد الفتاویٰ ص ۵۹۶ ج ۲)۔

سوال ۱۲ ...... ۱۸ اپریل کو میں نے خواب دیکھا کہ "میں ایک بیل کو بکری کے بالوں سے بنی ہوئی اسی سے پکڑ کر کھونٹے سے باندھ رہی ہوں کہ اچانک اسی کو نیچے سے آگ لگ گئی ہے" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ ۱۸ اپریل کے دن کے بارہ بجے کا خواب ہے۔

منیر احمد۔ ملتان

جواب :۔ مالی نقصان کا اندیشہ ہے اور کچھ پریشانی لاحق ہو سکتی ہے اس لئے فوری کچھ صدقہ دے دیں تاکہ آفات و مصائب ٹل جائیں اور حفظ و امان رہے۔

سوال ۱۳..... ایک آدمی آئل ٹینکر کا ٹھیکہ لیتا اور اس ٹھیکے کے مد میں دو لاکھ روپے کمپنی میں جمع کراتا ہے بعد میں وہ اس ٹھیکے کو نہیں چلا سکتا لہٰذا وہ کسی اور کو دے دیتا ہے لیکن اس شرط پہ کے اس ٹھیکے کے حاصل کرنے پر جو محنت میں نے کی ہے اس کے مجھے ۵۰ ہزار روپے زیادہ دینے ہوں گے لہٰذا معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا یہ ۵۰ ہزار روپے زیادہ لینا اس کے لئے جائز ہے جبکہ یہ ٹھیکہ اسی کے نام پہ رہے گا صرف وہ اس دوسرے آدمی کو پاور آف اٹارنی دے گا کیونکہ کمپنی میں نام تبدیل نہیں ہوتا اسی کے نام سے ٹھیکہ چلایا جا سکتا ہے جس نے پہلا ٹھیکہ حاصل کیا پھر لہٰذا اس پہلے والے ٹھیکیدار کو ۲ لاکھ ڈپازٹ کے علاوہ ۵۰ ہزار روپے زیادہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

غنی الرحمٰن کلفٹن کراچی

جواب :۔ یہ ٹھیکیدار اپنی "حق ٹھیکیداری" سے دستبردار ہونے کے عوض معاوضہ لے سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ۵۰۰۰۰ روپے لینے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۲۱

۲۴ تا ۳۰ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۲۶ر اکتوبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ	۶
حکومت خاموش کیوں ہے؟	۹
پاکستان عیسائیوں اور مرزائیوں کی تبلیغ کا خطرناک اڈہ بن رہا ہے	۱۰
قافلہ سالار مفتی محمود بحیثیت وزیر اعلیٰ	۱۱
عیسائی دنیا کے عظیم پوپ کے نام کھلا خط	۱۸
مرزا قادیانی کے جھوٹے الہامات	۲۰

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام یادداشت سے محروم ہوگئے

روزنامہ جنگ ۶؍ اکتوبر نے ایک چھوٹی سے خبر اس طرح شائع کی ہے:

لاہور (نمائندہ جنگ) نیوکلیئر فزکس کے شعبہ میں پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام بیماری کے سبب اپنی یادداشت سے محروم ہوگئے ہیں ڈاکٹر عبدالسلام ان دنوں برطانیہ میں مقیم ہیں ور ان کی عمر ۶۵ سال کے لگ بھگ ہے ان کے قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ دنیا کے بہترین ڈاکٹر ان کا علاج کررہے ہیں اور اب ان کی صحت قدرے بہتر ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی نے ۸؍ اکتوبر کی اشاعت میں درج ذیل الفاظ میں اس خبر کی تردید بھی شائع کردی:

لندن (نمائندہ جنگ) نوبل انعام یافتہ ممتاز پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی یادداشت نہیں کھوئی اور ان کا دماغ سو فیصد پہلے کی طرح کام کررہا ہے یہ بات ان کے بیٹے احمد سلام نے "جنگ" کو بتائی انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کچھ عرصہ سے پروگریسو سپرانیوکلا پالسی کی بیماری میں مبتلا ہیں پارکنسن بیماری کی طرح یہ بیماری ایک لاکھ افراد میں سے ایک کو ہوسکتی ہے اور برطانیہ میں صرف چار سو افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں احمد سلام نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو جو ان دنوں لندن میں ہیں اٹھنے بیٹھنے اور بات کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے لیکن وہ دماغی طور پر مکمل طور پر معمول کے مطابق کام کررہے ہیں۔

تردیدی بیان کو جتنی بار پڑھئے اصل خبر کی تشریحی توثیق میں پختگی آتی جائے گی۔ بظاہر یہ خبر کوئی خاص اہمیت کی حامل بھی نہ ہوتی۔ لیکن بعض بیماریاں مخصوص حالات کا اظہار کردیتی ہیں۔ مثلاً" مغربی معاشرے میں جنسی بے راہ روی اور ہم جنس پرستی نے ایڈز جیسی مکروہ بیماری کو جنم دیا۔ جس کی ہلاکت خیزی سے مغرب لرزہ براندام ہے۔ اور جنوبی امریکہ کے ملکوں میں ہاگ وائرس کی ایک بیماری پھیلنے کی اطلاعات ہیں جس میں مریض کی شکل مسخ ہوکر سور جیسی ہوجاتی ہے اور یہ بیماری یقیناً" ایڈز سے زیادہ خوفناک نظر آتی ہے اور اس کی پشت پر بھی ایڈز والے عوامل کارفرما ہے۔

یاد رکھئے! جس طرح جسمانی بے راہ روی جسم سے متعلق بیماریوں کا باعث بن جاتی ہے اور بے راہ روی جس قدر شدت سے ہوگی اسی قدر بیماری کو شدید کردے گی اس کی مثال ایڈز اور ہاگ وائرس پیش کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح روحانی بے راہ روی ایسی جسمانی بیماریوں کا باعث ہوجاتی ہے جن کا تعلق غور و فکر، اور اظہار و خیال سے ہوتا ہے۔ چنانچہ سب سے بڑی بیماری کفر و شرک میں مبتلا ہونا اور اس سے بھی شدید تر ارتداد و زندقہ کو اختیار کرلینا ہے۔ اور موخر الذکر روحانی امراض میں مبتلا بدبختوں کا انجام عبرت ناک ہوا کرتا ہے۔ ایک مشہور مصنف کے منہ سے پاخانہ نما مواد کا اخراج شروع ہوا تو پوچھنے لگا یہ کیا ہے جس پر اسے بتایا گیا کہ یہ وہی گندگی ہے جس کو تیرا منہ الفاظ کی شکل میں نکالا کرتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام جس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ چودھویں صدی ہجری کے مسیلمہ پنجاب کے پیروکاروں پر مشتمل ہے جس نے انگریزوں کے ایماء پر نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر انبیاء کرام سے افضلیت کا مدعی ہونے کے ساتھ (العیاذ باللہ) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل و اکمل بزعم خود قرار پاگیا۔ اللہ کے آخری دین اسلام کو من مانی تاویلات سے منسوخ قرار دے کر اپنی ہفوات و خرافات کو "زندہ اسلام" کے عنوان سے پیش کرنے لگا۔ مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور تحریروں کو دیکھ کر ایک معمولی عقل رکھنے والا شخص باآسانی اندازہ لگالیتا ہے کہ یہ شخص دماغی توازن سے ہاتھ دھوئے ہوئے ہے۔ اور اس دماغی عدم توازن کی انتہائی شدید بیماری کو طبی اصطلاح میں "مراق" سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس کا اظہار جنونی کیفیت میں ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی "مراق" کی اس بیماری کو اپنے لئے نعمت خداوندی قرار دیتا ہے۔

دماغی خرابی کی یہ نعمت مرزا قادیانی کے جانشینوں کو ورثے میں ملتی رہی ہے۔ بطور مثال دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔ دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے سیٹھ عبداللہ الہ دین کے نام "مکتوب گرامی" میں اس نعمت کا احوال یوں بیان کیا ہے:

برادر عزیز سیٹھ صاحب (سلام و دعا)

مجھے جس دن فالج کا حملہ ہوا تھا اس سے ایک یا دو روز قبل آپ کو خط لکھ چکا تھا۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس دوران میں آپ نے اخباروں میں

پڑھ لیا ہوگا کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اب میں پیشاب پاخانہ کے لئے بھی امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔

گزشتہ سال دوستوں نے مشورہ کیا تھا کہ امریکہ علاج کے لئے جانا چاہئے اور انہوں نے مل کر شوریٰ میں بھی ایک چندے کی اسکیم بنائی تھی جو زمینداروں کے مخالف حالات کی وجہ سے پورا تو نہیں ہوسکا۔ مگر بہرحال نصف کے قریب ہوگیا۔ اس عرصہ میں ہم نے امریکہ کی ایکسچینج کی دقتوں کی وجہ سے امریکہ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یورپ میں علاج بہت اعلیٰ ہوگیا ہے۔ خصوصاً" سوئٹزر لینڈ کے ڈاکٹر امریکہ جاکر سیکھ کر آرہے ہیں اور یو۔ این۔ او۔ کی مدد سے یورپ کے ہسپتال بھی اپ۔ ٹوڈیٹ۔ ہوگئے ہیں۔

بیماری کے اس حملہ کے بعد زندگی کا سوال نہیں رہا۔ کیونکہ زندگی کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوگیا کہ میرا دماغ بیکار ہوگیا ہے۔ نہ میں سوچ سکتا ہوں نہ میں تفصیلی طور پر کوئی اسکیم دین حق کی فتح کی بناسکتا ہوں۔ نہ تقریر لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تاکہ میں کام کے قابل ہوجاؤں۔ ایسی حالت میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ لئے جارہا ہوں۔ اللہ نے چاہا تو۔ لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلے کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائے گا۔ اللہ نے چاہا تو مشکلات رائی کائی ہوجائیں گی۔ آسمان گرائے گا اور زمین اگائے گی۔ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ ......پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی آتی ہیں مگر خدا تعالیٰ ان فکروں کو بھی نرم کردے گا۔ ولایت میں ہمارا پتہ وہی ہوگا جو ہمارا مشن کا پتہ ہے۔ آپ سہولت سے وہاں خط بھجواسکتے ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو آپ کو اطلاع دے دوں گا۔

لیکن اس نعمت بیکاری دماغ کے زوال کی خبر سے شاید سیٹھ صاحب محروم ہی رہے۔۔۔ یادداشت سے محرومی کی ایسی مثال کہ انسان گود میں کھلائے ہوئے اپنے لخت کو ہی پہچاننے سے عاری ہوجائے صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی کی پیش خدمت ہے۔ "امریکہ کے ایک مجاہد کا ایمان افروز واقعہ" کے عنوان سے مولانا سید احمد علی نامی قادیانی نے یہ عبرت انگیز واقعہ سنایا:

جب آپ نے ۱۹۲۸ء میں ایم۔ اے پاس کیا نتیجہ آیا تو میں ان دنوں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل تھا اتفاق سے آپ مہمان خانہ میں مقیم تھے۔ میں ان کے پاؤں دباتا تھا تو بڑی مسرت سے فرمایا "مولوی احمد علی صاحب" میرے ایم۔ اے پاس کرنے سے قادیان میں اس وقت چار "ایم۔ اے" ہوگئے ہیں یعنی ۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۲۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب۔ ۳۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ ۴۔ اور حضرت صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی۔

حضرت صوفی صاحب مرکز کے ارشاد پر ۲۰ر مئی ۱۹۲۸ء کو مشنری ہوکر امریکہ تشریف لے گئے ان کی اہلیہ محترمہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" قادیان کی صاحبزادی تھیں جن سے صوفی صاحب کی دو بیٹیاں اور ایک لڑکا عزیزم لطف الرحمان تھا کہ صوفی صاحب کے جانے کے بعد ان کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا (خدا ان کے درجات بلند کرے) جب صوفی صاحب چند سالوں کے بعد واپس قادیان آئے تو مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کی صاحبزادی سے شادی کی پھر دوبارہ امریکہ جانے کا ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ارشاد ہوا تو آپ کی اہلیہ صاحبہ ہمراہ گئیں اس وقت صوفی صاحب کا لڑکا لطف الرحمٰن ۱۰ ۱۱سال کا تھا پھر جب آپ ۱۲ سال کے بعد واپس امریکہ سے تشریف لائے تو میں ان دنوں کراچی مشن کا مربی انچارج تھا۔ ۱۳ر فروری ۱۹۴۸ء کو صوفی صاحب ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی تشریف لارہے تھے کہ آپ کے استقبال کے لئے جماعت کراچی کے احباب کاروں میں ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے صوفی صاحب کے بیٹے عزیز لطف الرحمان صاحب پہلی کار میں گئے اور میں دوسری کار میں کچھ وقفہ کے بعد۔ اس وقت پہنچا جب صوفی صاحب مع اہلیہ محترمہ اور تین بچیوں اور ایک ننھے فرزند کے جہاز سے باہر آکر کمرہ میں تشریف فرماتھے اور جماعت کراچی کے موجودہ احباب سے ملاقات کرکے بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ میں پہنچ گیا حضرت صوفی صاحب بڑی شفقت سے بغلگیر ہوکر مجھے ملے اور فرمایا آپ سید احمد علی ہی ہیں؟! میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ کا شاگرد ہی ہوں اور سب سے مل کر محو گفتگو ہوئے اور مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ ان کا لڑکا سامنے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا میں نے چند منٹ بغور دیکھا کہ صوفی صاحب اپنے بیٹے سے کوئی بات ہی نہیں کرتے۔ مجھے شک پیدا ہوا تو میں نے صوفی صاحب سے عرض کیا۔ صوفی صاحب! آپ نے اس لڑکے کو پہچانا ہے؟ تو فرمایا نہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور میں نے پرنم آنکھوں کی وجہ سے بمشکل اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ لطف الرحمان ہے" اپنے فرزند کا نام سنتے ہی حضرت صوفی صاحب فوراً" اٹھے اور ان کی آنکھوں سے بھی محبت کے جذبات سے آنسو رواں تھے اور وہ اپنے بیٹے سے (جو اب ۲۱ ۲۲سال کا نوجوان تھا) بغلگیر ہوئے اسے چوما۔ پیار کیا پھر والدہ صاحبہ نے بھی اٹھ کر پیار کیا اور چاروں بچوں سے بھی ملایا۔ سب لوگوں اس منظر کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور سب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ جس بیٹے کو ۱۰۔ ۱۱ سال کی عمر میں دیکھا تھا وہ اب ۲۱۔ ۲۲ سال کا نوجوان ہوچکا اسے پہچان نہ سکے۔ لڑکا بھی افسردہ چپ چاپ بیٹھا کہ میرا باپ میری طرف دیکھتا بھی نہیں۔ اور مجھ سے ابتدائی ملاقات (بغیر پہچان کے) کرنے کے بعد بولتے تک نہیں۔ اور آخر میرے بتانے سے پتہ چلا تو پھر باپ بیٹے سے مل سکے۔

یہ خدا تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس قسم کے فدائی اور قربانیاں کرنے والے مجاہدین عطا فرمائے ایسا ہی حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب افریقہ سے ۱۵ سال کے بعد اور مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور سے ۱۶ر۱۷ سال کے بعد واپس تشریف لائے تو ان کے بچے اپنے باپ کو اور باپ اپنے بچوں کو پہچان نہ سکے تھے۔ خدا ان سب کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین

اب اگر ڈاکٹر عبدالسلام یادداشت سے محروم ہوگئے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ جسمانی بے راہ روی کا ایڈز اور ہاگ وائرس کی صورت میں اظہار ہوتا ہے تو ارتداد و زندقہ کی بیماری کا خاصہ زوال فہم و فکر ہی کی صورت میں سامنے آئے گا عام آدمی اور مدعی فکر و فہم کا معاملہ مختلف ہوتا ہے۔ تردیدی بیان میں بیماری کا نام بتاکر یہ کہنا کہ ایک لاکھ میں ایک فرد کو ہوتی ہے خبر کو فکر انگیز اور عبرتناک پیرایہ دے دیا ہے۔

بھارت' اسرائیل گٹھ جوڑ

لطیف چوہدری

بھارتی انتظامیہ نے امریکہ اور مغربی ممالک کے انتباہ اور اپیلوں کو کسی خاطر میں لائے بغیر اوائل اپریل میں پرتھوی میزائل اپنی فوج کے حوالے کرکے جنوبی ایشیاء میں طاقت کے توازن کو کسی حد تک اپنے حق میں کرنے کی کوشش کی ہے بھارت سے شائع ہونے والے ایک انگریزی اخبار "ایشین ایج" کے مطابق ابتدائی طور پر اس کا ایک مکمل یونٹ جس میں ٹیکنیکل اور فوجی عملہ بھی شامل ہے حیدر آباد (آندھرا پردیش) میں قائم کیا گیا ہے تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ میزائلوں کی کتنی تعداد فوج کے حوالے کی گئی ہے خدشہ ہے کہ میزائلوں کی آڑ میں ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیار بھی فوج کے سپرد کئے گئے ہیں۔

پرتھوی میزائل زمین سے زمین تک مار کرنے والا ایک تباہ کن ہتھیار ہے اسے بھارتی ادارے ڈائنا مکس نے تیار کیا ہے جو حیدر آباد میں ہی قائم ہے میزائل کی رینج دو سو پچاس کلومیٹر ہے دفاعی ماہرین کے نزدیک پرتھوی خلیجی جنگ میں استعمال ہونے والے عراقی اسکڈ میزائل سے زیادہ جدید ہے اس میں نصب کمپیوٹر نے اس کے نشانے کی صلاحیت کو سو فیصد کردیا ہے پرتھوی ایک ٹن وزن اپنے ہدف تک لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس پر چھوٹے ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیار بھی نصب کئے جاسکتے ہیں اس ایک میزائل کی لاگت کروڑوں روپوں میں ہے۔

بھارت نے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کیا اور اس کے بعد اب تک وہ مسلسل ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہے گزشتہ کئی عشروں سے بھارتی انجینئرز میزائل ٹیکنالوجی میں مسلسل تحقیقی تجربات کررہے ہیں اس سلسلے میں بھارتی حکومت نے میزائل پروگرام کا نیٹ ورک تیار کررکھا ہے جس پر دن رات کام ہورہا ہے اس پروگرام کے تحت ہر قسم کے میزائل تیار کئے جارہے ہیں پرتھوی میزائل اسی پروگرام کے تحت بنایا گیا ہے اب بھارتی سائنس دانوں کی تمام تر توجہ اگنی میزائل کی طرف ہے اکتوبر ۱۹۹۴ء میں بھارت اس کا کامیاب تجربہ کرچکا ہے یہ بھی انتہائی تباہ کن ہتھیار ہے جس کی رینج اڑھائی ہزار کلومیٹر تک ہے اس پر طاقتور ایٹمی وارہیڈ بھی نصب کیا جاسکتا ہے اگنی چین کے دارالحکومت بیجنگ تک بم لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اگنی میزائل بھی تجربات کے آخری مراحل سے گزر رہا ہے اور عنقریب اس کو بھی فوج کے حوالے کردیا جائے گا اس کے علاوہ بھارتی کمپنیاں ناگ' آکاش اور ترشول نامی میزائلوں کی تیاریوں میں مصروف ہیں ان تمام میزائلو کی تیاری کے بعد بھارت امریکہ اور روس کے بعد دنیا کا تیسرا ملک ہوگا جس کے پاس میزائلوں کا پورا نیٹ ورک موجود ہوگا اور اس کی عسکری صلاحیت میں بے پناہ ہوجائے گا۔

امریکی سی آئی اے کی تیار کردہ ۱۹۹۳ء کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت ایسی مہارت حاصل کرنے میں مصروف ہے جس کے ذریعے خلائی راکٹ کو خلا میں مار کرنے والے میزائل میں تبدیل کیا جاسکے۔ ادھر بھارت کے خلائی ادارے "اسرو" نے ایک بار پھر روس کے خلائی ادارے گلاوکوسموس کے ساتھ کرایو جینک انجن ٹیکنالوجی کے حصول کے لئے بات چیت شروع کردی ہے یاد رہے کہ ۱۹۹۲ء میں بھی بھارت نے یہ انجن خریدنے کی کوشش کی تھی جسے امریکہ نے دباؤ ڈال کر رکوادیا تھا اگر بھارت ان انجنوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو خلائی میدان میں بھی وہ امریکہ اور روس کے مقابل ہونے کی کوششیں شروع کردے گا۔

ایٹمی ہتھیاروں کے کنٹرول کے ادارے وسکنسن پروجیکٹ کی طرف سے جنوری' فروری ۱۹۹۵ء کی رپورٹ کے مطابق جسے بھارتی انگریزی اخبار "انڈین ایکسپریس" نے شائع کیا اگنی میزائل کے کامیاب تجربہ کے بعد بھارت نے بہت تیزی سے ایٹمی میزائل ٹیکنالوجی کے حصول اور اس پر عبور کے لئے وسیع پیمانے پر کام شروع کردیا ہے رپورٹ میں ان بھارتی کمپنیوں کے نام بھی دیئے گئے ہیں جو بھارت کے ایٹمی میزائل پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہیں یہ کمپنیاں اس سے قبل پرتھوی اور اگنی میزائل کی تیاری میں حکومت کے لئے کام کرتی رہی ہیں۔

ان کمپنیوں میں انوپ انجینئرنگ (احمد آباد) بھارت ڈائنامکس (حیدر آباد) بھارت الیکٹرونکس لیمٹڈ (بنگلور) کے علاوہ اور بہت سی کمپنیاں شامل ہیں رپورٹ میں امریکی کمپنیوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ مذکورہ کمپنیوں کو سامان فروخت کرنے سے قبل یو ایس ایکسپورٹ لائسنس حاصل کریں رپورٹ کے مطابق سی آئی اے کو بھارت کی خریداری کا علم اس وقت ہوا جب امریکی ریاست میساچوسٹس کی ایک فرم پر بھارت کے ہاتھ حساس نوعیت کے

آلات فروخت کرنے کا الزام لگا بھارت نے اس کمپنی کے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ذیلی ادارے سے جو پریس مشین خریدی تھی وہ خلائی راکٹ اور میزائل کے آگے حصہ (نوزل) بنانے کے لئے آلات کی تیاری اور اس کے لئے درکار دھاتوں کو مناسب طور پر کاٹنے اور موڑنے میں استعمال ہوسکتی تھی۔

ان تمام حالات و واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے غور کیا جائے تو بھارت نے پرتھوی میزائل فوج کے حوالے کرکے نہ صرف جنوبی ایشیاء کے تمام ممالک کے لئے خطرات پیدا کردیئے ہیں بلکہ چین اور بحیرہ عرب کے کنارے واقع تمام ممالک کو بھی تشویش میں مبتلا کردیا ہے پاکستان کی پوزیشن سب سے زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ یہ خطہ بھارت کے لئے "فرسٹ ٹارگٹ" کی حیثیت رکھتا ہے اب اگر اگنی میزائل بھی بھارتی فوج کے حوالے کردیئے گئے تو چین' ایران' خلیجی ریاستیں سعودی عرب اور ان سے لے کر آسٹریلیا تک کے ممالک خطرے سے دوچار ہوجائیں گے۔

ادھر ایسی اطلاعات بھی مل رہی ہیں کہ اسرائیل نے بھارت سے راجستھان کے علاقے بھوج اور جودھ پور کے ہوائی اڈے استعمال کرنے اور وہاں سے ایندھن بھرنے کے لئے باضابطہ درخواست کردی ہے بھارتی انگریزی ہفت روزہ "سپائیڈ نیوز" کی رپورٹ کے مطابق یہ درخواست بھارت کے دورے پر آئے ہوئے اسرائیلی اعلیٰ سطحی وفد نے کی اسرائیلی فضائیہ کے ایئر چیف مارشل میجر جنرل بوڈنگر کی قیادت میں اس وفد نے ۲۷ مارچ ۹۵ء کو بھارت کا دورہ کیا تھا بھارتی اور اسرائیلی حکام نے اس دورہ کو خفیہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اسرائیلی وفد نے بھارت کو پیش کش کی ہے کہ وہ اس سہولت کے بدلے بھارتی فوج کو جدید ترین اواکس نظام (ائربورن وارننگ اینڈ کنٹرول سسٹم) بغیر پائلٹ کے چلنے والے جہاز (آرپی وی) جاسوسی نظام کو معطل کرنے والے آلات اور اسرائیلی فوجی سیٹلائٹ نظام سے استفادہ کی اجازت دے گا جنرل بوڈنگر نے واضح طور پر اعلان کیا کہ یہ پیش کش اسرائیل اور بھارت کے مشترکہ مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔

دراصل اسرائیل اس وقت ایسے ٹھکانے کی تلاش میں جسے استعمال کرکے اسرائیلی ہوائی جہاز عراق کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے بعد باحفاظت واپس لوٹ سکیں یاد رہے کہ دسمبر ۹۳ء میں اسرائیل کے وزیر اعظم اضحاک رابین نے بھارت کا دورہ کیا تھا اس دورے میں اسرائیلی انٹیلی جنس ایجنسی موساد کے اعلیٰ حکام بھی اضحاک رابین کے ہمراہ تھے اس موقع پر رابین نے بھی اس قسم کی سہولتوں کے لئے بھارتی حکام سے سنجیدہ بات چیت کی تھی اب ایسی اطلاعات بھی آرہی ہیں کہ اسرائیل اس قسم کی سہولتوں کے لئے اومان اور سعودی عرب سے بھی بات چیت کررہا ہے ہمیں ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اسرائیل ایران کی بوشیر میں واقع ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کی دھمکی دے چکا ہے مغربی اخبارات بھی اس سلسلے میں کئی خبریں شائع کرچکے ہیں اس وقت اسرائیل بھارت کو ایٹمی پروگرام میں مدد دینے کے علاوہ فوجی سیٹلائٹ سے استفادہ بھی مہیا کررہا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو کچلنے میں بھی ہر قسم کی مدد دے رہا ہے ان حقائق سے صاف عیاں ہے کہ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ کا نشانہ پاکستان اور ایران کے علاوہ کوئی دوسرا ملک نہیں ہوسکتا۔

ایرانی حکومت اپنی بعض پالیسیوں کی بنا پر عالمی برادری میں تنہائی سے نکلنے کے لئے بھارت کی طرف غیر معمولی جھکاؤ کا مظاہرہ کررہی ہے مگر یہ بات طے ہے کہ بھارت کے عالمی مفادات ایران سے مطابقت نہیں رکھتے ایران اور بھارت کی ترجیحات میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایران امریکہ اور مغربی ممالک کا شدید ناقد ہی نہیں بلکہ دشمنی کی حد تک جاچکا ہے اس کے برعکس بھارتی حکمرانوں کی سوچ تاجرانہ اور مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے قریب ہے بھارت کے امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات استوار ہیں ان حقائق کا ایرانی قیادت جلد یا بدیر لازما" احساس کرے گی دراصل بھارت ایران کو راہداری کے طور پر استعمال کرکے وسط ایشیاء کے مسلم ممالک کے وسائل تک رسائی چاہتا ہے انہی مقاصد کے حصول کے لئے وہ ایرانی قیادت کو ایٹمی ٹیکنالوجی کا سبز باغ دکھارہا ہے۔

بھارت کا میزائل پروگرام بھارتی توسیع پسندی کی ہی ایک کڑی ہے ان روز افزوں جنگی تیاریوں نے پاکستانی عوام کے دلوں میں جاگزیں خطرات کو مزید بڑھادیا ہے حالیہ دورہ امریکہ کے دوران وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات میں امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے ایڈیٹوریل بورڈ نے اس امر کا اعتراف کیا کہ بھارت کے ایٹمی میزائل پاکستان کو نشانہ بناسکتے ہیں اور وہ ان میزائلوں کے بل بوتے پر اس خطے میں فوجی لحاظ سے غالب آنے کی کوشش کررہا ہے اس کے برعکس پاکستان نے جنوبی ایشیاء کو میزائل فری رجیم قرار دینے کی تجویز پیش کی ہے ایٹمی مسئلے پر بڑی طاقتوں کی کانفرنس بلانے کا عندیہ دیا ہے مگر بھارتی رہنما اس معاملے پر ذرا برابر ترقی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان حالات میں پاکستان اس طرح خطرناک پوزیشن میں آگیا ہے لہذا اب وقت آگیا ہے کہ ان خطرات کے مقابلے کے لئے انتہائی سنجیدہ کوششوں کا آغاز کردیا جائے میزائل کا توڑ میزائل کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

حتف تھری کی رینج اور گائیڈ سسٹم پرتھوی سے بہتر ہے اس کی رینج تین سو کلو میٹر ہے دفاعی ماہرین کے نزدیک جنگی جہاز کو تو اینٹی ایر کرافٹ گن سے گرایا جاسکتا ہے مگر فائر کئے ہوئے میزائل کا کوئی توڑ نہیں ہے گو اس توڑ کے لئے اینٹی میزائل سسٹم موجود ہے لیکن اس کی کارکردگی سو فیصد نہیں اس کا ثبوت خلیجی جنگ میں مل چکا ہے جب عراقی سکڈ سعودی عرب اور اسرائیل پر گرے حالانکہ وہاں امریکہ کے جدید ترین اینٹی بلاسٹک میزائل پیٹریاٹ نصب تھے گو پیٹریاٹ ایک جدید ترین اور موثر ہتھیار ہے لیکن اس کی کارکردگی بھی سو فیصد نہیں لہذا فائر کئے ہوئے میزائل کو اینٹی بلاسٹک

میزائل سے تباہ کیا جائے اس مقصد کے لئے فضائیہ کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے ان حالات میں پاک فضائیہ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

امریکہ سے خریدے گئے ایف سولہ کی فراہمی بوجہ پریسلر ترمیم کے رک چکی ہے اور مستقبل میں بھی طیارے ملنے کا امکان نہیں لہٰذا وقت آگیا ہے کہ ہم جدید طیاروں کے حصول کے لئے دوسرے ممالک کا رخ کریں ان ملکوں میں چین اور روس کو اپنی تعمیر نو کے لئے سرمائے کی اشد ضرورت ہے وہ سرمائے کی خاطر ہماری دفاعی ضروریات پوری کرنے سے نہیں ہچکچائے گا ان حالات میں ہمیں اپنی تمام سابقہ رنجشیں ختم کرکے تجدید عہد کرنا ہوگا روس اگر ہمیں مگ ۲۹ قسم کے جدید جنگی طیارے دے دیتا تو ہم فضائی شعبے میں طاقت کا توازن اپنے حق میں کرسکتے ہیں۔

اسی طرح ہم چین سے ایم II اور سلک وارم میزائل حاصل کرلیں تو ہم دشمن کے خلاف جارحانہ قوت میں مقابلہ کرسکتے ہیں سلک وارم میزائلوں سے ہماری نیوی بھارتی جہازوں کو باآسانی اپنی سرحدوں سے دور رکھ سکتی ہے موجودہ دور میں امن کے لئے جس قدر کوششیں ہورہی ہیں ان کے پس پردہ صرف خوف کا عنصر کام کررہا ہے امریکہ سپر طاقت ہونے کے باوجود سابق سوویت یونین کو براہ راست فوجی کارروائی کا نشانہ صرف اس لئے ہی نہ بناسکا کہ سوویت یونین بھی جوابی کارروائی کی طاقت رکھتا تھا یہی ردعمل کی قوت ہے جس نے دنیا کو "پرامن بقائے باہمی" کے فلسفے سے روشناس کردیا اس فلسفے یا نظریہ کے تحت دو متضاد نظام ہائے زندگی اپنی اپنی حدود میں رہتے ہوئے قائم رہ سکتے ہیں "پرامن بقائے باہمی" کے فلسفے کی بقا کے لئے طاقت کے توازن کا پنڈولم برابر ہونا چاہئے کیونکہ طاقت کو صرف طاقت کے ذریعے ہی روکا جاسکتا ہے۔

دوسری طرف بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع عرب ریاستوں کے لئے بھی انتہائی ضروری ہوگیا ہے کہ وہ بھارتی عزائم کا صحیح ادراک کریں۔ جزیرہ مسقط، اومان، دبئی، ابو ظہبی اور شارجہ میں بھارتی باشندوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے نئی خلیجی ریاستوں میں بھارتیوں کی تعداد مقامی آبادی سے زائد ہوچکی ہے سونے جواہرات اور بنکاری جیسے کاروبار پر بھارتی نژاد ساہوکاروں کا کنٹرول ہے مستقبل میں امارات اور بھارتی باشندوں کے درمیان کوئی تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا تو بھارت اپنے باشندوں کی جان و مال کے تحفظ کی آڑ میں مداخلت سے باز نہیں آئے گا جس رفتار سے بھارتی باشندوں کے اثر و نفوذ میں اضافہ ہورہا ہے اس امر کے شواہد موجود ہیں کہ جھگڑا کھڑا ہونے میں اب زیادہ دیر نہیں لگے گی

> مگ ۲۹ قسم کے طیارے حاصل کرکے
> ہم فضائی شعبے میں طاقت کا
> توازن اپنے حق میں کرسکتے ہیں۔

دوسری طرف بھارت جس سرعت سے اپنی تینوں مسلح افواج کو ترقی دے رہا ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ بھارتی قیادت کے عزائم کی رینج صرف جنوبی ایشیاء بلکہ ہند چین سمیت پورے بحر ہند پر کنٹرول ہے۔

ان خدشات کی روک تھام کے لئے خلیجی امارات کو مشترکہ دفاعی نیٹ ورک قائم کرنا ہوگا گزشتہ دنوں سعودی عرب کے نائب وزیراعظم اور وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے سرحدی تنازعات طے کرلیں اور ایک مشترکہ دفاعی نظام پر سمجھوتہ کریں اور اس سلسلے میں خلیجی ممالک کی دفاعی تنظیم "پنی سولا شیلڈ" ۱۹۹۶ء تک مکمل ہوجائے گی اگر خلیجی امارات اپنے دفاعی نیٹ ورک میں پاکستان اور ایران کو شامل کرلیں تو بھارت کو اپنی سرحدوں کے اندر "محدود" رکھا جاسکتا ہے اس طرح امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کو بھی بحر ہند کے اس پار تک محدود کیا جاسکتا ہے مگر ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے ضرورت صرف فہم و فراست اور خدشات کے صحیح ادراک کی ہے۔

اکابر علماء دیوبند، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے
سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر دستور، منشور، ٹیلیفون انڈیکس، بال پوائنٹ، جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئیڈنٹی کارڈ کور، شیشہ، شکر، ٹوپی، بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، لیٹر ہیڈ، تقاریر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمن فاروقی، اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز
نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی
ڈائری، کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر
مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۴

حکومت خاموش کیوں ہے؟

۱۳ اگست ۱۹۹۵ء کے قومی روزنامہ "خبریں" لاہور میں یہ خبر پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوگئے اخبار نے ایک کالمی سرخی یوں جمائی ہے۔ "صحرائے تھر کے علاقے میں ایک ہزار مسلمانوں کو قادیانی بنادیا گیا"۔ ڈگری (پی پی اے) قادیانیوں نے صحرائے تھر کے پسماندہ علاقے میں اپنی مذموم سرگرمیوں کا آغاز کردیا۔ مدرسوں کے نام پر مراکز کھول لئے ہیں اور مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ واضح رہے اس پسماندہ علاقے میں علاج معالجہ کی سہولتیں نہ ہونے' آمدو رفت کی سہولتوں کے فقدان اور بارش نہ ہونے سے اس علاقے کے لوگ نقل مکانی کرجاتے ہیں۔ لوگوں کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے انہیں سہولیات فراہم کرنے اور تعلیم دینے کے بہانے قادیانیوں نے یہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے اور مدارس قائم کرکے قادیانیت کی تربیت شروع کردی ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں جنریٹر کے ذریعے بجلی فراہم کر کے ڈش انٹینا اور ٹیلیویژن پر قادیانی جماعت کے امیر کی ہر جمعہ کو تقریر سنوائی جاتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اب تک ایک ہزار سے زائد افراد کو قادیانی بنایا جاچکا ہے۔ اور چار ہزار کے قریب افراد کو اس جانب راغب کیا جارہا ہے۔ لیکن حکومت نے ابھی اس سلسلے میں کوئی روک تھام نہیں کی۔ خبر آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ ان کا طریقہ واردات ان کے عزائم وہ بھی آپ نے پڑھ لئے ان کے برعکس ہماری دینی اور سیاسی جماعتیں لمبی تان کر سوئی ہوئی ہیں۔ کسی کو احساس تک نہیں کہ مسلمانوں کے ایمان کیسے لوٹے جارہے ہیں۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ قادیانی ان سرحدی علاقوں میں زیادہ سرگرم اور مستعد نظر آرہے ہیں تاکہ بھارت سے روابط رکھ سکیں۔ قارئین کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ سندھ میں قادیانیوں کی تقریباً" درجن سے زیادہ سنٹینس ہیں اور وہ بھی قادیانیوں کے پھیلاؤ اور سازشوں میں ہمہ وقت مشغول رہتی ہیں۔ ہمارے اس موقف سے یقیناً" قارئین واقف ہوں گے کہ ہمارے نزدیک سندھ کے اضطراب کراچی کی تباہی' حیدر آباد کی بربادی اور مہاجرین پر جبرو تشدد اور ظلم و ستم میں قادیانیوں کا یقیناً" ہاتھ ہوگا۔ اگر کوئی تحقیقاتی ادارہ اس کی تحقیق کے لئے مامور کردیا جائے تو حقائق بے نقاب ہوکر سامنے آجائیں گے۔ کیونکہ قادیانی جنرل ضیاء الحق کے قادیانی آرڈیننس اور ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے سے نہ صرف برافروختہ بلکہ شدید مشتعل ہیں۔ اور وہ ملت اسلامیہ کو اس کی سزا دینا چاہتے ہیں۔ ہمیں شبہ ہے کہ سندھ کے لسانی فسادات اور سندھو دیش کے فتنے اور کراچی کے قتل عام میں قادیانی ایک بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ امریکی اشارے سے پاکستان کو کمزور سے کمزور تر بنا دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے ارباب اقتدار کو انہیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ انہیں شامل تفتیش کرکے حقائق تک پہنچنا چاہیے۔ اگر حکمران اور ان کے اللوں تللوں کا یہی حال رہا تو ملک کی تباہی نوشتہ دیوار ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹال سکتی۔ علمائے کرام دینی' جماعتوں کے قائدین' حکمرانوں اور ملی یک جہتی کونسل کے کارپردازوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ قادیانی روز بروز منہ زور ہو رہے ہیں ان کی ریشہ دوانیاں بڑھ رہی ہیں۔ ان کی مار دھاڑ کی وارداتیں بھی سننے میں آرہی ہیں۔ خصوصاً" سندھ کے سرحدی اضلاع میں ان کی سرگرمیاں کسی طوفان کا پیش خیمہ بھی ہوسکتی ہیں ور بھارت سے ملی بھگت کر کے ملک کی تباہی و بربادی کے منصوبے بھی بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ ارباب حکومت کی خفیہ ایجنسیاں ہندوستان کی خفیہ تنظیم "را" کے بارے میں اگر جانتی ہیں اور ان کی سرگرمیاں ان کے نوٹس میں ہیں تو وہ یقیناً" ان سے بے خبر نہیں ہوں گی کہ "را" کے ارکان کی جائے پناہ قادیانی ہیں کیونکہ غیر مسلم اقلیت کے فیصلے کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں منفی اور ملک کے استحکام کے منافی جارہی ہیں۔ کیونکہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے اس لئے پاکستان اور ان کے باشندوں کو قادیانی اپنے لئے سم قاتل اور مخالف سمجھتے ہیں ظاہر بات ہے اب جو بھی پاکستان کا دشمن ہوگا وہ ان کو بہت عزیز ہوگا۔ حیرت ہے ایک طرف حکمران بھارت کی مداخلت کا واویلا کرتے ہیں اور دوسری طرف بھارت کے دوستوں قادیانیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ حکمرانوں کو اس باب میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کی خاموشی سے بہت سے شبہات جنم لے رہے ہیں۔ (م۔ا۔س۔ بشکریہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

لمحہ فکریہ!

پاکستان عیسائیوں اور مرزائیوں کی تبلیغ کا خطرناک اڈہ بن رہا ہے

امریکہ پاکستان میں نسوانی حکومت کے ذریعے اپنے مضبوط پنجے گاڑ رہا ہے۔ جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کو عبور کر کے (جو ملک اسلام کی سربلندی کے لئے معرض وجود میں آیا تھا) اسے خالص کفری سٹیٹ بنانے میں امریکہ کافی حد تک کامیاب ہوتا جارہا ہے۔ جس گروہ (مرزائیوں) کے بارے میں امت مسلمہ متفقہ طور پر شرعی فیصلہ دے چکی ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے اس کے خلاف متفقہ انتظامی فیصلہ دیا اور حمود الرحمان کمیشن اپنا قانونی فیصلہ دے چکا ہے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں پاکستان میں ان کی سرگرمیاں خطرناک حد تک ملک کے خلاف ہیں۔ چونکہ یہ کوئی مذہبی جماعت نہیں۔ یہ صرف سامراجیوں کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرنے پاکستان کو عملی طور پر نقصان پہنچانے مسلمانوں میں جہاد کی سپرٹ ختم کرنے اور پاکستان کو یہودیوں کے زیر اثر لانے کے لیے پہلے برطانیہ اب امریکہ کی ایجنسی کے فرائض ادا کرنے والا ایک اسلام دشمن ٹولا ہے۔ لہذا پاکستان میں قانونا" اسے نافذ کردیا گیا اور مرزائیوں کی مذہبی تبلیغ کو قانونا" جرم قرار دیا گیا پاکستانی قانون کی رو سے جو مرزائی تبلیغ کرتا پکڑا جائے یا اپنا لٹریچر تقسیم کرے جس کا مقصد واضح طور پر مسلمانوں کو مرتد بنانا ہوگا ایسے شخص کو دفعہ ۲۹۸ کے تحت اڑھائی برس کی قید اور جرمانہ کی سزادی جائے گی لیکن موجودہ دور میں ڈش انٹینا کے ذریعہ برطانیہ سے مرزا طاہر کی [illegible] گھنٹوں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی تقریر نشر ہوتی ہے جو قانونا" جرم ہے اور پاکستان کے تیرہ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو چیلنج ہے اس سلسلہ میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن جیسے حساس علاقے میں جہاں اٹامک انرجی کمیشن کا ممنوعہ علاقہ ہے پرانے عیسائیوں کو اور مرزائیوں (نئے عیسائیوں) کو بھرپور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے بھرپور مواقع بہم پہنچائے جارہے ہیں

مولانا عبد الرحمان آزاد گوجرانوالہ

مندرجہ ذیل رپورٹ سے عیسائیوں مرزائیوں کی سرگرمیاں ملاحظہ فرمالیں۔ یہاں سے کچھ جاسوس بھی گرفتار ہوچکے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان پر عیسائی مشنریوں اور قادیانیوں کی یلغار

مسیحی انٹرنیشنل سنٹر جام پور نے چار سو خاندانوں کو گمراہ کردیا موجودہ دور میں پاکستان اور اسلام کے خلاف اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے جو سازشیں کی جارہی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ان سازشوں میں چند نام نہاد مسلمان بھی شامل ہیں جو گھر کے بھیدی کا کردار ادا کررہے ہیں اور پیپلز پارٹی کی حکومت کے برسراقتدار آتے ہی ڈویژن ڈیرہ غازی خان کو قادیانیوں اور عیسائیوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بھرپور سرگرمی سے اپنے اپنے مذاہب کا کھلے عام پرچار کررہے ہیں۔ اور مسلمان گھرانے اپنی محرومیوں اور معاشی مجبوریوں کے پیش نظر منافق و مرتد بنتے جارہے ہیں۔ مسیحی انٹرنیشنل سنٹر جام پور نے چار سو سے زائد مسلمان گھرانوں کو گمراہ کر کے منافق بنادیا ہے یہ سنٹر ۳۵ سال قبل نیویارک کی ایک ۲۵ سالہ خاتون اولین اور مس روز نے قائم کیا تھا اور آہستہ آہستہ غریب و نادار طالب علموں اور مریضوں کے قریب ہو کر ان سے تعلقات استوار کیے انہیں مفت تعلیم دینے ٹیوشن پڑھانے کے انتظامات کیے اس طرح غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے مفت آپریشن کرنے کا سلسلہ شروع کردیا دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس آباد گھروں کو عیسائیت کے قریب لانے لگے اس طرح اس ادارے نے اہم کردار ادا کیا ور اب تک چار سو کے قریب خاندان ان کے پروپیگنڈے سے گمراہ ہوچکے ہیں اور مزید کام بدستور جاری ہے جب اولین اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ایک سال کی چھٹیاں گزارنے کے لیے اپنے وطن واپس جارہی تھی تو اس نے آئندہ چار سالوں کے لیے ویزے میں توسیع کی درخواست دی حکومت کی طرف سے رپورٹ مانگنے پر سابق اسسٹنٹ کمشنر جام پور کیپٹن اعجاز احمد جعفر نے ۱۹۹۳ء میں چٹھی نمبر ۲۲۵ میں اولین اور دوسری مسیحی خاتون کو ویزے میں مزید توسیع نہ دینے کی سفارش کی' جبکہ ڈپٹی کمشنر راجن پور نے بھی اس حساس اور سنگین مسئلہ کو بھانپتے ہوئے ان کے ویزے میں توسیع نہ کرنے کی سفارش

باقی صہ ۲۶ پر

قافلہ سالار مفتی محمود بحیثیت وزیر اعلیٰ

امجد اقبال ساجد

مولانا مفتی محمود پاکستان میں انگریز دشمن علماء و مشائخ کے نظریات کے محافظ تھے۔ انگریز نے اپنے دشمن علماء کی رسوائی کے لیے ہر اصطلاح استعمال کی جس کی وجہ سے علماء ذہنی طور پر پسماندہ اور علمی لحاظ سے پست سمجھے جانے لگے۔ اس حکومتی پراپیگنڈہ کی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہوگیا۔ اور آزادی کے بعد بھی علماء کی تضحیک کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے بارے میں طے کرلیا گیا کہ ملکی معاملات کے بارے میں انہیں سوچنے کا کوئی حق نہیں۔ ان کا کام مسجد اور مدرسہ تک محدود ہے۔ یہ دو رکعت کے امام ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

مولانا مفتی محمود نے پاکستان میں انگریز کے اس شیطانی جال کو توڑنے کے لیے اپنی جدو جہد کا آغاز کیا۔ وہ تعلیم یافتہ طبقے کو متاثر کرنے کے لئے انگریزی سوٹ زیب تن کر کے میدان میں آنے کی بجائے علماء کا سا لباس حلیہ لے کر قوم سے مخاطب ہوئے۔ قومی زبان کو وسیلہ بنا کر انگریزی کے طلسم کو توڑا۔ اس طرح انہوں نے پاکستان میں علماء کی عزت اور وقار کو بلند کر کے انگریز کے جانشینوں سے علماء کی بے آبروئی کا بدلہ چکا دیا۔

یہ مولانا مفتی محمود ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج علماء پورے وقار سے سر اٹھا کر چل رہے ہیں۔ ان کو گالی دینے کا رواج ختم ہو رہا ہے ملکی مسائل اور قومی معاملات پر ان کی رائے کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

انگریز نے حریت پسند علماء کی اس قدر تذلیل کردی تھی کہ کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ یہ بوریا نشین' حکومت کے اسرار و رموز سے بھی آگاہ ہوسکتے ہیں مگر مفتی محمود نے انگریز کے دو سو سالہ اس گمراہ کن پراپیگنڈے کو صرف نو ماہ میں زائل کردی کہ علماء حکومت نہیں چلا سکتے۔ ان کا دور حکومت ایک درویش' بوریہ نشین' مرد قلندر اور انگریز دشمن انسان کا مثالی دور حکومت تھا۔

معاشرتی مسائل کے سلسلے میں مفتی صاحب کا تجزیہ بہت گہرا تھا۔ وہ معاشرہ کے اخلاق کی پستی پر دن رات کڑھتے تھے ان کے خیال میں معاشرہ کی خرابی میں ہمارے انگریزی نظام کے پروردہ بیورو کریٹ کا بڑا دخل ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے دور حکومت میں انگریزی روایات کو کافی حد تک ختم کیا۔ تمام سرکاری آفیسرز کو قومی لباس کی ہدایت کی تاکہ بندہ و آقا کی تمیز ختم ہو۔ ملی یگانگت کے لیے قومی لباس کے طور پر قمیص شلوار کو پسند کیا۔ ان کے دور حکومت میں ایک آفیسر نے کہا کہ مفتی صاحب آپ نے شلوار قمیص کا حکم دیا ہے لیکن ہم نے ہزاروں کی مالیت کے کوٹ پتلون سلوائے ہیں ان کا کیا کریں؟ مفتی صاحب نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا بھائی آپ کو قمیص شلوار کی پابندی صرف دفتر کے اوقات میں کرنی ہے باقی اپنے گھر جا کر جو چاہے پہنیں۔ آپ کو کس نے منع کیا ہے؟

مولانا مفتی محمود نے وزارت اعلیٰ کا حلف اٹھانے کے فوراً بعد صوبے میں امتناع شراب کا حکم جاری کردیا اس حکم کی رو سے صوبے میں شراب بنانے' رکھنے اور بیچنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ میٹنگ کے دوران ایکسائز کے محکمے سے متعلق افسروں نے اعداد و شمار کا ایک گوشوارہ بنا کر پیش کیا کہ شراب کی فروخت پر عائد ڈیوٹی سے ہر سال ایک بڑی رقم حاصل ہوتی ہے پابندی کی وجہ سے صوبے کو سالانہ کئی لاکھ روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔ مفتی صاحب نے جواب دیا خسارہ ہونے دیجئے۔ قیامت کے دن کی جواب دہی بڑی مشکل ہے اس لیے میرے دور حکومت میں شراب پر پابندی کا حکم ضرور نافذ ہوگا۔ بعد میں مرکزی حکومت نے اعتراض کیا کہ غیر ملکی مہمانوں اور مریضوں کے لیے گنجائش ہونی چاہیے مفتی صاحب نے لکھ بھیجا کہ جو شے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہو وہ انسان کو شفا اور صحت کیونکر بخش سکتی ہے!

نظام تعلیم ہی کسی ملک کی تعمیر و ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے پاکستان کا موجودہ نظام تعلیم لارڈ میکالے کے تیار کردہ نظام تعلیم کا پاکستانی ایڈیشن ہے جس کے بارے میں خود اس کی رائے تھی کہ اگر کوئی اس نصاب کو پڑھ کر عیسائی نہ ہوسکا تو کم از کم مسلمان نہیں رہے گا۔ مفتی محمود ملک کے اس نظام تعلیم کو یکسر تبدیل کرنا چاہتے تھے ان کے خیال میں نظام تعلیم ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے مسٹر اور ملا کی تفریق ختم ہوسکے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ شیخ الہندؒ کے فرمان کے مطابق دینی علوم حاصل کرنے والے طلباء کو فنی علوم بھی حاصل کرنے چاہئیں اور فنی

علوم کے طلباء پر دینی تعلیم ضروری ہے۔ ان کے خیال میں یہ تفریق انگریز کی یادگار تھی جس کا خاتمہ جس قدر جلد ہو بہتر ہے۔

مفتی محمودؒ نے اپنے محدود اختیارات کے باوجود تعلیمی شعبے میں دور رس نتائج کے حامل اقدامات کیے اور پاکستان میں پہلی بار ایک صوبہ کی حد تک یونیورسٹیوں اور کالجوں میں داخلہ کے لیے قرآن کریم کا ناظرہ پڑھا ہوا ہونا اور ترجمہ کے ساتھ نماز کا یاد ہونا ضروری قرار دیا گیا۔ تعلیم عام کرنے اور تعلیمی سہولتوں میں اضافے کے لیے جامع منصوبے پر عمل در آمد کرایا تو ماہ کی قلیل مدت میں ایک سو اٹھارہ نئے پرائمری سکول' سو سے زائد سکول پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی ہو گئے۔ دس نئے ہائی سکول منظور کیے گئے کرک میں ایک نیا انٹرمیڈیٹ کالج' ہری پور اور لکی مروت میں ڈگری کالج اور کوہاٹ میں لڑکیوں کے لیے نیا انٹر کالج قائم کیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے کالج میں مزید چار مضامین میں ایم اے کلاسز شروع کی گئیں۔ پشاور یونیورسٹی میں تحقیقی مرکز قائم کیا گیا غریب نادار اور ذہین طلباء کے لیے تیئس لاکھ روپے کے وظائف منظور کیے۔

سیاسی طور پر مفتی صاحب کے دور حکومت کو یہ برتری حاصل رہی کہ صوبے میں نہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہوا نہ انہوں نے صوبے کو پولیس اسٹیٹ بننے دیا۔ کوئی سیاسی قتل نہ ہوا۔ نہ کسی پر لاٹھی یا گولی چلی۔ اشیائے ضرورت غائب ہوئیں نہ لوگوں کو اشیاء کی خریداری کے لیے سڑکوں پر لائن لگا کر کھڑا ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ مفتی صاحب نے صحیح معنوں میں جمہوری اداروں کی حفاظت کی' اختلاف رائے کو برداشت کیا آزادی رائے کا احترام کیا۔ تحریر و تقریر پر کوئی پابندی عائد نہیں کی' کوئی ٹریبونل قائم نہیں کیا ڈی۔پی۔ آر کے تحت کسی کو نظر بند نہیں کیا۔

مفتی محمود' حکومت کے منصب کو ایک لمحے کے لیے بھی ذاتی منفعت' کینہ پروری' اقربانوازی اور محض پراپیگنڈہ کے لئے استعمال نہیں کیا۔ اتنے بڑے منصب پر فائز ہونے کے باوجود نہ کبھی تنخواہ لی نہ اپنا ذاتی مکان بنوایا غرض مفتی محمود کا دور حکومت ہمیں فخر کے ساتھ یہ کہنے کا حق دے گیا ہے کہ مولوی' حکومت چلا سکتا ہے اور اسلامی حکومت کا نمونہ بھی پیش کر سکتا ہے۔

مسٹر بھٹو نے جب بلوچستان نیپ اور جمعیت کی مخلوط وزارت توڑ دی اور صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خاں خلیل کو برطرف کر دیا تو مفتی محمود نے اس غیر جمہوری اقدام پر احتجاج کیا اور وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیا مسٹر بھٹو نے انہیں منانے کی بہت کوشش کی طرح طرح کے لالچ بھی دیئے

باقی ص ۱۷ پر

جبار کارپٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503

سہ۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جے
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

آدمی کی اصل قدر و قیمت اس کا کمال فن ہے

ذیل میں ہم حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی وہ تقریر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جو مولانا نے یکم مئی ۱۹۹۵ء مطابق ۳۰ ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ کو جامعہ اسلامیہ مظفرپور اعظم گڑھ میں طلبہ و اساتذہ کے سامنے فرمائی تھی۔ اس موقع پر مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی' معتمد تعلیمات مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی بھی موجود تھے۔ یہ تقریر خصوصاً" طلبائے مدارس اور اساتذہ کرام کے لئے نہایت مفید ہے امید ہے کہ غور سے پڑھی جائے گی اور پڑھنے پڑھانے والوں کے اندر طلب علم کی حرارت و گرمی پیدا کرے گی۔ مولوی محمد نسیم الدین ندوی استاذ جامعہ اسلامیہ نے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ اس تقریر کو نقل کرکے ادارہ کو بھیجا ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد و آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان ودعا بدعوتهم الى يوم الدين اما بعد!

میرے بھائیو! اور عزیزو! میرے لئے خوشی کی بات ہے کہ مجھے ایک بار پھر آپ عزیزوں سے بھائیوں سے خطاب کرنے کا موقع ملا' میں جب یہاں آتا ہوں تو مجھے محسوس نہیں ہوتا کہ میں کسی اجنبی جگہ گیا ہوں یا کسی دوسرے حلقہ خیال اور مکتبہ فکر میں ہوں' بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنے دارالعلوم ہی کے طلبہ سے خطاب کر رہا ہوں' وقت تھوڑا ہے باتیں کہنے کی بہت ہیں' اور آپ کو سننے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے' میں چھوٹا سا جملہ آپ کے سامنے عربی کا دہرا کر تھوڑی سی اس پر روشنی ڈالوں گا' روشنی ڈالنا تو خیر بڑی چیز ہے' آپ کو متوجہ کروں گا کہ بہت سے جملے کلمات ماثورہ اور بہت سے وصایا' توجیہات اور تجربے زندگی کے' وہ کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں' اور ان پر نظر پڑتی رہتی ہے' اور ان کو لوگ زبان سے بھی دہراتے ہیں' تو پھر ان میں کوئی ندرت باقی نہیں رہتی' ایک جملہ ہے' بہت ہی مختصر لیکن بہت پراز معانی ہے' اور بہت وسیع ہے' اور زندگی کے صرف ایک ہی موضوع پر وہ منطبق نہیں' بلکہ پوری زندگی پر منطبق ہوتا ہے' "قيمة كل امرئ مايحسنه" ہر شخص کی اصلی قدر و قیمت یہ ہے کہ جس کام کو وہ دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر جانتا اور کر سکتا ہو' اس وقت ہمارے مدارس میں خدا کے فضل و کرم سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نوجوان لاکھوں طلبہ تعلیم پا رہے ہیں' موجودہ نصاب پڑھایا جاتا ہے مفید نصاب ہے وہ تھوڑی ترمیم کے ساتھ

حضرت مولانا سید ابوالحسن حسنی ندوی

اور تحفظ کے ساتھ' اور پڑھانے والے بھی خدا کے فضل سے ذی استعداد ہیں مخلص ہیں' لیکن جو امتیاز پیدا ہونا چاہئے' کسی فن میں امتیاز خصوصی ہونا چاہئے' جس سے اس کی طرف انگلیاں اٹھیں اور اشارے کئے جائیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کی قدر ہو' اور اس کی طلب ہو' اور اس سے فائدہ اٹھانے کی پوری جدوجہد کی جائے اور وہ اپنے اپنے درجے اور زمانے اور حالات کے مطابق ایک اچھے اور قابل ذکر حلقہ میں' موثر حلقہ میں کام کر سکے' اس کا بڑا فقدان ہے' اور بہت دن سے یہ کمی محسوس کی جا رہی ہے' ہمارے علمی حلقوں میں' تدریسی حلقوں میں صیفی حلقوں میں اور تحقیقی حلقوں میں اور پھر تعلیم و تعلم کے حلقوں کا کیا ذکر ہے کہ سب کچھ پڑھا جاتا ہے اور علم سے واقفیت پیدا کی جاتی ہے لیکن وہ جس کو عربی زبان میں ہر زبان کا ایک مزاج ہوتا ہے ایک ڈگری ہوتی ہے' اس کی حرارت اور برودت کا ایک ٹمپریچر ہوتا ہے ایک ڈگری ہوتی ہے' جو لفظ اردو میں عربی کے مستعمل ہوں ضروری نہیں کہ وہ عربی کے الفاظ کی طاقت کو پوری طرح منتقل کر سکیں' منتقل کر سکنا تو ان سے تعلق رکھتا ہے لیکن سمجھا سکے اس کو۔ اور خاص طور سے جو چیزیں ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان میں رائج ہوتی ہیں اور زبان زد عوام و خواص ہو جاتی ہیں' ان کا تو درجہ حرارت اور درجہ برودت اور ان کی ڈگری جو ہے ان کا جو پوائنٹ ہے وہ نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے' تو عربی میں جب کسی چیز میں کہتے ہیں کہ اس میں درجہ کمال پیدا کیا جائے اور اس میں امتیاز پیدا کیا جائے تو اس کے لئے عربی میں "الاحسان" کا لفظ آتا ہے' یہاں تک کہ حدیث شریف میں بھی یہ لفظ بڑے خاص موقع پر آیا ہے' "ماالاحسان" فرشتہ پوچھتا ہے کہ احسان کیا ہے اور آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ "الاحسان ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك"

احسان کا لفظ اردو میں آکر بہت ہی معمولی معنوں میں محدود ہوگیا ہے کہ احسان یہ ہے کہ فقیر کو کچھ پیسے دے دیجئے کسی کو کھانا کھلادیجئے' کسی سے بات کرلیجئے' لیکن عربی میں وہ اب بھی' جو لوگ عربی زبان کا ذوق رکھتے ہیں اور خدا کے فضل سے یہاں ایسے حضرات موجود ہیں میں نام نہیں لوں گا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عربی کا ایک سادہ لفظ جو ہے' جو زبان زد عوام و خواص ہوگیا ہے وہ اپنے اندر اصل میں کیا طاقت رکھتا ہے' اور اہل زبان اس کے سننے سے کتنا متاثر ہوتے تھے اس لئے کہ لفظ میں بھی پارے کی طرح حرارت اور برودت ہوتی ہے' جیسے آپ کسی چیز کو چھوئیں تو ایک درجہ کی حرارت ہوگی اور آپ کو محسوس ہوگی' تھوڑی سی حرارت ہوگی تو آپ ہاتھ رکھ دیں گے لیکن اگر زیادہ ہوگی تو آپ ہاتھ رکھ نہیں سکیں گے اور ہاتھ اٹھالیں گے' تو بڑی مشکل یہ پیش آگئی ہے' ایسی مشکل ہے کہ اس کو مشکل کہنا بھی مشکل ہے' اس لئے کہ یہ تو نقصان بھی ہے اور احسان بھی ہے کہ عربی کے الفاظ جو بہت طاقتور تھے وہ اردو میں عام استعمال ہونے لگے ہیں' اور انہوں نے اپنی طاقت کھودی اردو میں آکر' انھیں میں ایک لفظ "الاحسان" ہے الاحسان کے معنی ہیں کسی کام کو بہت بہتر سے بہتر طریقہ پر انجام دینا اور اس میں امتیاز پیدا کرنا۔ تو کہنے والے نے یہ کہا "قیمة کل امرئی مایحسنه" ہر شخص کی قیمت وہ ہے' اس کا درجہ اور اس کا برتاؤ کرنے کا طریقہ اور اس کا معیار ہر شخص کا جو بلند معیار ہے وہ رہین منت ہے وہ موقوف ہے "مایحسنه" پر تو انسان دوسروں کے مقابلہ میں دوچار کے مقابلہ میں بعض مرتبہ بیس پچیس کے مقابلہ میں بعض مرتبہ سینکڑوں کے مقابلہ میں بعض مرتبہ ہزاروں کے مقابلہ میں اس کو اچھا کرسکتا ہے' اس چیز کے پیدا کرنے کی ضرورت ہے' ہمارے مدارس میں اس کی طرف سے توجہ گھٹتی چلی جارہی ہے' یعنی اس کو عربی میں "مشارکة" کہتے ہیں یہ لفظ بھی استعمال ہوتا ہے' ہم نے اپنے عرب استاذوں اور ادیبوں سے بولتے سنا ہے کہ "فلان مشارکة فی ذلک العین" "فلان مشارکة طیبة فی هذا الفن" کسی چیز سے واقفیت رکھنا اور اس سے کام لے سکنا' اس سے فائدہ اٹھاسکنا اس کو مشارکت کہتے ہیں' یہ بھی تعریفی لفظ ہے عرب اہل زبان سے ہم نے سنا ہے کہ "فلان مشارکة فی کذا" لیکن ایک ہے مشارکت اور ایک ہے احسان' احسان یہ ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں دس بیس کے مقابلہ میں سو پچاس کے مقابلہ میں بعض مرتبہ' مبالغہ نہیں ہے ایسے بہت سے لوگ گزرے ہیں جو لاکھوں کے مقابلہ میں وہ امتیاز کا درجہ رکھتے تھے' مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں' اصحاب صحاح ہیں' امام بخاری ہیں' یا ائمہ اربعہ ہیں' یا شارحین حدیث ہیں' اب آپ ایک "فتح الباری" کو لے لیجئے کہ ہم کہا کرتے ہیں کسی ملت میں بھی کسی مصنف کی کتاب اس طرح پیش نہیں کی جاسکتی جو بالکل دائرة المعارف ہو' اور حاوی ہو' اور ایسے ہی "لسان العرب" کو لے لیجئے' ایک سمندر ہے "قصیدہ بردہ" کو لے لیجئے اور ایسی ہی کتنی چیزیں ہیں کہ جو پورے اس موضوع پر وہ ایک امتیازی

مکتبہ لدھیانوی کی مطبوعات ایک نظر میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصانیف

1-ذریعة الوصول الیٰ جناب الرسولؐ.... بڑی	75روپے
2-ذریعة الوصول الیٰ جناب الرسولؐ.....چھوٹی	50روپے
3-شخصیات و تاثرات	120روپے
4-اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل	135 روپے
5-عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	30روپے
6-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد اول	130روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد دوم	130روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد سوم	130روپے
9-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد چہارم	100روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل ......جلد پنجم	150روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل ......جلد ششم	135روپے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے اصلاحی خطبات

1-عظمت قرآن	12روپے
2-لیلة القدر کی برکات	10 روپے
3-مقصد حیات	10روپے
4-ذکر اللہ کی فضیلت	15روپے

ناشر۔ عتیق الرحمان مکتبہ لدھیانوی

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی نمبر ۳۸

درجہ رکھتی ہیں' تو "الاحسان" کے معنی یہی ہیں کہ آپ کو چند فنون پر عبور کامل ہو' اور آپ کی دسترس میں ہوں' اور لوگوں کو اس کے بارے میں نفع پہنچتا ہو' کھلا ہوا نفع پہنچتا ہو' اور افسوس ہے کہ یہ چیزیں بھی ہمارے تعلیمی حلقوں سے ختم ہوتی جاری ہیں' مشارکت ہے' کام چلاؤ جس کو کہتے ہیں' اہل عرب کے محاورہ میں کام چلاؤ چیز تو ہے' تو پڑھالیں گے سمجھ بھی لیں گے' سمجھا بھی دیں گے' کتابوں سے فائدہ بھی اٹھالیں گے' لیکن جس کو کہتے ہیں شان امتیازی اور کہتے ہیں شان اجتہادی اور شان امتیازی سے بڑھ کر ایک شان ہے' شان اجتہادی اس میں آدمی کو ایسا ملکہ ہو کہ جیسے ملبوسات' مذوقات اور ایسی چیزیں جو استلذاذ سے تعلق رکھتی ہیں ویسے ہی جیسے میں کہا کرتا ہوں کہ ایک ہوتا ہے زبان کا ذوق اور ایک ہوتا ہے زبان کا ذائقہ' بعض لوگوں کو زبان کا ذوق ہوتا ہے' اور ذائقہ نہیں ہوتا' اب میں اپنی زبان کے بارے میں کہتا ہوں۔ فخر کی بات نہیں ہے کہ میرے بڑے بھائی صاحب نے میرے لئے ایسے اساتذہ کا انتخاب کیا جن کے لئے زبان ذوق کا درجہ نہیں ذائقہ کا درجہ رکھتی تھی' یعنی جب وہ اس لفظ کو کہتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان پر ایک کیفیت طاری ہو گئی' اور وہ کیفیت منتقل ہوئی دوسروں کی طرف یعنی وہ اپنے کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے جھومنے لگتے تھے اور کہتے تھے' کیا غضب کیا' کیا غضب کیا' کیا غضب کیا' ہمیں یاد ہے کہ ہم کراچی اسکول میں تقریر کرنے گئے شعبہ عربی ادب میں' تو حسن اتفاق کہ اس شعبہ کی جو صدر تھیں وہ ہمارے استاذ کی صاحبزادی تھیں' شیخ خلیل بن محمد عرب صاحب.... جن سے ہماری عربی کی اصل بنیاد اور عربی میں خدمت کرسکنے کی صلاحیت زیادہ تر ان ہی کی رہین منت ہے' ہم تقریر کررہے تھے اور بتارہے تھے کہ اس طرح ہمیں ہمارے استاذ نے عربی پڑھائی تو انہوں نے وہیں سے آواز دی کہ علی بھائی' والد صاحب کا کوئی پسندیدہ شعر سنایئے جس سے ان پر کیفیت طاری ہوجاتی ہو تو ہمیں یاد تھا کہ وہ بحتری کے بڑے قائل تھے' متنبی کے مقابلہ میں بحتری کو بہت ترجیح دیتے تھے' اور ہم نے یہ شعر پڑھے۔

بلونا ضرائب من قدنری
فما ان را ینا لفتح ضریبا
هوالمرء ابدت له الحادثا
ت عز ماوشیکا وراء یا صلیبا
وکالسیف جئته صارخا
وکالبحران جئته مستثیبا
تنقل فی خلقی سودد
سماحا مرجی و باسا مهیبا

ارے غضب' ارے غضب' ارے غضب کیا ارے ظالم' سماحامرجی وباء سامهیبا سماحامرجی وباسامهیبا سماحامرجی وباسامهیبا سماحا کے لئے مرجی کا لفظ لاتا اور باس کے لئے مہیب کا لفظ لاتا ایسے جھومتے تھے کہ بعض مرتبہ باہر سے دیکھنے والا ڈر جاتا اور بعض مرتبہ کہتا قصہ کیا ہے؟ یہ تو عربی زبان کے متعلق کہہ دیا۔

آپ صرف اس فقرہ کو میری آج کی اس حاضری کی قیمت سمجھیں' آج کل کسی مدرسہ کے خادم اور ناظم سے تقریر کی فرمائش کرنا بڑی خطرناک بات ہے' معلوم نہیں کیا کیا کہے گا کن کن چیزوں پر تنقیدیں کرے گا اور کیسے حرف گیری کرے گا' اور ہم سب ایک برادری ہیں' ہم سب کو معلوم ہے کہ کیا کمزوریاں آگئی ہیں مدرسہ میں' اس لئے آپ نے خطرناک کام کیا' میں اس خطرہ سے اپنے کو بچاتا ہوں اور آپ کو بھی محفوظ رکھتا ہوں' کہ آپ صرف اتنی بات میری یاد رکھیں کہ قیمة کل امرئی مایحسنہ" ہر شخص کی قیمت اصل جو ہے اور قیمت کا لفظ عربی میں بڑا قیمتی ہے' یہ بھی بتادوں آپ کو قیمت یہ نہیں کہ اس کی یہ (بلکہ جس کی طرف امید و آس کی نگاہیں اٹھتی ہوں یہ ہے اپنے فن میں سونے کے بھاؤ تولنے کے قابل) اور جس سے اس کو سر پر بٹھایا جائے اور جس سے اس کو آنکھوں میں جگہ دی جائے اس سب کے لئے اگر منفرد لفظ کہا جائے' عربی داں یہاں موجود ہیں' مولوی عبداللہ عباس صاحب ندوی ہیں یہ سالہاسال سے عربوں میں رہتے ہی اور عربی زبان کا بڑا اچھا ذوق رکھتے ہیں کہ قیمت کا لفظ جس کا ترجمہ اردو میں ہو نہیں سکتا' دارومدار کہہ لیجئے' اصل سند فضیلت کہہ لیجئے' احترام کی وجہ کہہ لیجئے اور جس سے سہارا ہو زندگی کا' اس کا ایک مقام ہے قام یقوم سے یہ لفظ بنا ہے' "قیمة کل امرئی" یہ نہیں کہ جو اس کو تنخواہ ملتی ہو وہ قیمت ہے اس کی نہیں' اس کی تو جو اصل قدر و قیمت ہے اور اصل جو اس کے اعزاز اور احترام کا باعث ہے وہ "مایحسنہ" ہے' جو کام دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ بہتر جانتا ہو جس میں اس کو کمال اور دسترس حاصل ہو' جس میں شان امتیازی حاصل ہو' آج ہم ڈھونڈھتے ہیں کہ فقہ میں کسی کو امتیاز حاصل ہو ملنا مشکل ہوتا ہے' اور حدیث میں اور زیادہ ملنا مشکل ہوتا ہے' تفسیر میں اور تدبر میں قرآن میں اور زیادہ ملنا مشکل ہوتا ہے' اور معمولی صرف و نحو پڑھانے میں' ایسا ملکہ ہو کہ وہ بالکل اس کو پڑھ لینے کے بعد خالی ہوجائے اس سے آدمی چاہے ازہر میں جائے' چاہے کہیں جائے' اس کو پکڑ نہیں سکتا' لیکن ہم ہندوستانیوں میں یہ نقائص رہتے ہیں' ہم سنایا کرتے ہیں کہ علامہ بہجة البیطار نے ہم سے کہا' مجھے ایک مضمون پڑھنا تھا' مجھے دعوت دی گئی' پہلی مرتبہ ۵۱ھ سے پہلے کی بات ہے کہ دمشق گیا تھا پہلی مرتبہ وہاں ہمارے جاننے والوں میں مصطفیٰ بسلامیری مرحوم ... تو ہم سے کہا آپ کی یونیورسٹی میں تقریر ہونی چاہئے اور اس زمانہ میں یونیورسٹی کا وائس چانسلر ایک عیسائی تھا اور بڑا فاضل تھا' اور مسئلہ فلسطین کے اسباب کے بارے میں (مقالہ پڑھنا تھا) خیر ہم نے اس کی تیاری کی ازسرنو مطالعہ کیا فلسطین پر' اور صلاح الدین ایوبی کی تاریخ پڑھی۔ اور اس کے بعد فلسطین کے بارے جو کچھ تھا لکھا' جب مضمون لکھنے

بیٹھا ہوں تو بتاتا ہوں کہ آپ کے لئے مفید ہو۔ اگرچہ عربوں سے پڑھ چکا تھا اور عرب بھی ایسے عربن علامہ دکتور تقی الدین ھلالی مراکشی کی نظیر نہیں تھی' ہم نے ان کی نظیر کہیں نہیں پائی' الفاظ کی صحت کے بارے میں کہ علامہ امیر شکیب ارسلان اور علامہ رشید رضا میں جب کسی لفظ کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا کہ عرب اس معنی میں اس لفظ کو بولتے تھے کہ نہیں تو کہتے تھے کہ دکتور تقی الدین ہلالی بتائیں گے' تو شیخ تقی الدین ہلالی سے ہم پڑھ چکے تھے لیکن ہم نے مضمون لکھا تو ہم نے مناسب سمجھا کہ بڑے عالم عالم اور نقاد کو پہلے سنا دیں' میں آپ کو بتاتا ہوں' آپ کے کام کی بات ہے' گیا تھا میں مضمون پڑھ دیتا' نہ مجھے کوئی اجرت ملنی تھی اور نہ مجھے تعریف چاہئے تھی' نہ ہی وہاں ملازمت کرنی تھی کہ اس کا ذریعہ بنتا ہے کہ نہیں' لیکن ہم ان کے پاس گئے اور اول سے آخر تک ان کو سنایا کہ اعراب بھی ہم صحیح پڑھیں اور لفظ بھی' آپ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ عربی میں جو حرکات ہیں۔ مثلاً" آپ فقر کو اگر وہ اعراب کی حیثیت سے مرفوع ہے تو مرفوع کہیں گے اور منصوب ہے تو منصوب کہیں گے' لیکن قاف کا بھی ایک اعراب ہے' اگر آپ قاف کو متحرک پڑھیں گے تو سب پر پانی پھر جائے گا "فقر" کہیں گے' فقر کو فقر کہہ دیں گے آپ شرف کو شرف کہہ دیں گے تو متحرک کو ساکن پڑھیں گے اور ساکن کو متحرک پڑھیں گے تو سب پر پانی بہت ہی حساس چیز ہے' اس کی طرح حساس چیزیں بہت کم ہوتی ہیں' ایک ہلکی سی غلطی سے بالکل نظر سے گر جاتا ہے' خواہ اول سے آخر تک سنیں' مجھے بھی احساس تھا' کہنے لگے آپ " الف لام کا استعمال بہت صحیح کرتے ہیں ناموں پر " اعلام پر" اس میں بڑی غلطی کرتے ہیں ہندوستانی مکہ مکرمہ میں ایک ہندوستانی عالم تھے ایک عرب عالم کے پاس گئے ہوئے تھے' انہوں نے کہا "انا ذاھب یا انا اذھب من المکۃ الی مدینۃ فھل لکم حاجۃ" تو کہا "حاجتی الوحیدۃ ان تاخذ الالف واللام من مکۃ وتضعھما علی المدینۃ" مجھے اسی کی ضرورت ہے کہ آپ مکہ سے الف لام نکال لیجئے گا' اٹھا لیجئے گا اور مدینہ کو ڈال دیجئے گا' اس لئے کہ مکہ بغیر الف لام کے ہے اور مدینہ الف لام کے ساتھ۔ اور یہ سارے عرب میں' خود ہندوستان میں کئی صوبے ایسے ہیں جو الف لام کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں' جیسے السندھ غالبا" الملتان بھی کہتے ہیں۔ لیکن اور کسی ملک یا شہر پر الف لام داخل نہیں کرتے کیونکہ قاعدہ نہیں ہے ملک شام الشام العراق لیکن مصر کیوں نہیں المصر ہمیں نہیں معلوم عربوں سے پوچھئے تو مصر پر الف لام نہیں آئے گا الایران نہیں آئے گا لیکن العراق آئے گا الفارس آجائے گا تو زبان کا مسئلہ ایسے ہی تھا جیسے علوم کا یہ بھی آپ کو بتاتا ہوں اس میں اگر ذرا سی غلطی آپ سے ہو گئی کہ فقہ ہی میں سہی فقہ میں حدیث میں اور کلام وغیرہ میں اور جو درس دیا جاتا ہے اس میں تو ایک غلطی سے سب پر پانی پھر جاتا ہے پھر وہ نظر سے گر جاتا ہے اور کسی اور ذریعہ سے وہ اپنا کلام ظاہر کرنا چاہے تو اس کلام کا اثر نہیں ہوتا' بڑی نازک چیز ہے' خاص طور پر اہل زبان کے اس معاملہ میں۔

اسی لئے ندوۃ العلماء کے بانیوں نے اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند فرمائے انہوں نے عربی زبان کو عربی زبان کی حیثیت سے پڑھنے کی پہلی مرتبہ دعوت دی ہندوستان میں' ورنہ عربی زبان کو ذریعہ کے طور پر مجھ سے خود کہا ایک بڑے عالم نے' مستند عالم نے نام نہیں لوں گا کہ عربی زبان کی قدر و قیمت اتنی ہے کہ فقہ و حدیث کی کتابیں سمجھ لی جائیں' بس اتنا کافی ہے لیکن حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمتہ اللہ علیہ جیسے عارف باللہ' ان کا خط ہے میرے والد صاحب کے نام' محفوظ ہے خطوط میں' کہ یہاں ایک عرب عالم ہیں بہت اچھی تقریر کرتے ہیں' ہم ان کو تیار کر رہے ہیں کہ وہ جائیں اور ندوہ میں پڑھائیں' اور دیکھئے اس کا خیال رکھئے گا کہ لڑکے عربی میں تقریر کر سکیں' اور اظہار خیال کر سکیں' اس وقت ان کو خیال تھا تو کہنے کی بات یہ ہے کہ صرف اتنا جملہ آپ کے لئے چھوڑتا ہوں بطور نصیحت کے یا بطور وصیت کے کہ "قیمۃ کل امرئی مایحسنہ" ہر شخص کی قیمت وہ ہے جس کو وہ دوسروں کے مقابلہ میں

چہرے کے ڈنٹ دُور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801

پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دُبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سُرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم [ناڑو نسلز کا علاج بغیر اپریشن] بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات

قد بڑھایئے * گنجا پن

لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اُگانے گنجا پن دُور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، بکری خشکی دُور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں سیاہیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف ملائم بنانے

پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حُسن * مخصوص امراض

نسوانی حُسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے۔ جوابی لفافہ ضرور بھیجیں اپنا پتہ اردو میں خوشخط لکھیں [دیسی ہومیو علاج]

ڈاکٹر حکیم جمیل احمد سلیمی — آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

زیادہ بہتر اور کامیاب طریقہ پر جانتا ہو اور پرکھتا ہو تو آپ کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ آپ فقہ سمجھنے لگیں، مطلب نکالنے لگیں، مسئلہ بھول جائیں تو آپ کو معلوم ہو کہ یہاں سے نکال لائیں گے، یہاں ملے گا، وہ سب کرسکتے ہیں، لیکن کسی ایک فن میں آپ کو امتیاز خصوصی حاصل ہونا چاہئے اور ہمارے مدارس کا تو پیغام یہ ہے اور ان کی بنیاد اس پر ہے کہ ایک فن میں نہیں بلکہ تمام فنون جو درس میں ہیں ان سب میں آپ کو رسوخ ہونا چاہئے۔ "قیمۃ کل امرئی مایحسنہ" کا مطلب رسوخ بھی ہے یعنی آپ کو صرف علم حاصل نہ ہو بلکہ رسوخ فی العلم بھی حاصل ہو، اور یہ ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی ہے۔ "والراسخون فی العلم" یعنی اللہ تعالیٰ جب فرمائیں اور وہ کیا ہے "الراسخون فی العلم" تو رسوخ بھی کم ہے کم علماء کے لئے جو دین کی خدمت کریں مدارس قائم کریں مجالس میں تدریس کا فرض انجام دیں یا فتاویٰ کا فرض انجام دیں، ان سب کے لئے "قیمۃ کل امرئی مایحسنہ" بھی ان کے سامنے رہنا چاہئے اور "الراسخون فی العلم" بھی رہنا چاہئے بس اس کی آپ کوشش کیجئے، اس میں بڑا زوال تیزی سے آرہا ہے اور سطحیت پیدا ہورہی ہے کسی ایک فن میں بھی کوئی جس کو کہتے ہیں استقرار اور تعمق پیدا نہیں ہوتا اس تعمق کو پیدا کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر ایسے مدارس میں جو ہنگاموں سے ہٹا ہوا ہے اور بڑے سیاسی میدانوں سے اور آج کل کے جو مشاغل ہیں آج کل کی تحریکیں ہیں ان سب سے دور ہیں، وہاں یہ کام زیادہ آسان ہے بہ نسبت بڑے بڑے مدارس کے، یہاں تیاری کرلیجئے پھر آپ کو اختیار ہے۔ آپ دیوبند جائیے ندوہ جائیے یا آپ عرب چلے جائیے یا جزیرۃ العرب کے کسی مدرسہ میں چلے جائیے مگر صرف نحو کی بنیاد اور ابتدائی جو مقدمات ہیں علم کے ان میں آپ کو پختگی ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سب کو توفیق دے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

○

حضرت الامیر کا دورہ ہزارہ اور ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

ایبٹ آباد (رپورٹ۔ ساجد اعوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور شاہین ختم نبوت، مولانا اللہ وسایا نے ہزارہ ڈویژن کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

۱۸ر ستمبر بروز سوموار کو جامع مسجد میاں والی مانسہرہ میں ظہر کی نماز کے بعد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں غیور مسلمانان مانسہرہ نے بھرپور شرکت کرکے دینی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ مقامی علماء کرام نے اپنے خطابات میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم اور اشارے پر اہالیان مانسہرہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں اور حضرت اقدس کی امارت میں بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام کو خراج تحسین پیش کیا اور مرزائیت کے خلاف اہالیان ہزارہ کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہزارہ کے علماء و عوام نے جس انداز میں مرزائیت کا ناطقہ بند کر رکھا ہے اس کی مثال پوری دنیا کے لئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے نام سے کرنے والے ہزارہ کے یہ نوجوان امت کے ابابیل ثابت ہوں گے اور مرزائیت کے فتنہ کو اپنے انجام تک پہنچانے میں علماء حق کی فوج کا کردار ادا کریں گے۔ آخر میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

الکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز
عبداللہ ہارون روڈ، صدر کراچی

بقیہ: مفتی محمود

لیکن مفتی صاحب نہ مانے ان کا جواب تھا کہ پہلے ہماری اس شکایت کا ازالہ کیجئے جو استعفے کا سبب بنی ہے۔ مسٹر بھٹو نے یہاں تک کہا کہ آپ نے نیپ کے ساتھ حکومت بنائی تو ہم نے آپ کی راہ میں مشکلات پیدا کیں ہمارے ساتھ مل کر وزارت بنائیں تو عیش کریں گے مگر مفتی محمود کا جواب تھا میں نے وزارت عیش کرنے کے لئے نہیں لی تھی بلکہ عوامی خدمت کے جذبے کے تحت قبول کی تھی اب جبکہ ایسا ممکن نہیں اس لیے استعفیٰ واپس نہیں لوں گا کیا پاکستان کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ کسی وزیر نے صرف اصول کی خاطر، جمہوریت کے احیاء کے لیے اور غیر جمہوری اقدام کے خلاف اس قدر بھرپور احتجاج کیا ہو۔ معاہدے کی پاسداری کی مثال صرف دین مصطفویؐ پر عمل پیرا انسان ہی پیش کرسکتا ہے۔

مستقبل میں جب بھی حریت فکر کی بات ہوگی، جب بھی اعلاء کلمۃ اللہ کا سبق دہرایا جائے گا۔ جب بھی حق و باطل میں معرکہ آرائی ہوگی جب بھی خیرو شر کی کشمکش ہوگی۔ جب بھی روشنی اور تاریکی کی جنگ ہوگی جب بھی سرفروش سروں کی فصل لے کر آئیں گے جب بھی اسیروں کی کہانی سنائی جائے گی۔ جب بھی علماء کے اقتدار سنبھالنے کی بات ہوگی مفتی محمود ضرور یاد آئیں گے کیونکہ وہ ان شہیدوں، نمازیوں، مجاہدوں اور سرفروشوں کے قافلہ سالار تھے۔ ان کے فکری تدبر، قائدانہ صلاحیت، عظمت و دانائی اور ان کے علم و حلم کا تذکرہ قیامت تک زندہ رہے گا۔

عیسائیت کی تثلیث کے عناصر

ظلم و ستم' عیاری و مکاری' درندگی و حیوانیت؟

عیسائی دنیا کے عظیم پوپ کے نام کھلا خط

مولانا محمد عیسیٰ منصوری

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ دنیا خیر و شر سے مرکب ہے' خالق کائنات نے ایک طرف انسان کا جسم اور مادی وسائل و اسباب دیئے' دوسری طرف روح اور اس کی سیرابی کے لیے مذہب اور روحانی اسباب عطا کیے۔ مذہب دنیا میں انسان کے اندر کی حیوانیت پر روحانیت یا انسانیت کو غالب کرنے کے لیے وجود میں آیا تھا۔ آج دنیا میں جتنی انسانیت' ہمدردی' اخلاق فاضلہ' شرافت' خدا ترسی اور رحم و کرم ہے' وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں بشمول حضرت عیسیٰ و حضرت محمد علیہما السلام کی تعلیمات اور مساعی کی بدولت ہے۔ اگر انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کی تعلیمات نہ ہوتیں تو دنیا کے انسان سب ہی انسان نما درندے بن چکے ہوتے۔

مذہبی طبقہ نہ صرف پیغمبروں کا وارث اور قائم مقام ہے بلکہ انسانیت' شرافت' اخلاق کریمانہ اور روحانیت کا نگہبان ہے' یہ دنیا کی بدقسمتی ہے کہ وہ مذہب سے دور ہو کر ہلاکت اور بربادی کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ آج کے حکمران و سیاست دان اپنی خود غرضی' حرص و طمع اور اقتدار و طاقت کے نشے میں اپنے پیدا کرنے والے خدا اور مذہب سے بے نیاز اور لاتعلق ہو چکے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ دنیوی حکمرانوں کے پاس مذہبی طبقہ سے بہت زیادہ طاقت' وسائل اور ذرائع ہیں لیکن اس سے مذہبی طبقہ کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی' خاص طور پر عیسائیت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مذہب شفقت اور رحم و کرم کا مذہب ہے اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا رخسار سامنے کر دو۔ عفو و درگذر کو اس مذہب کی بنیادی تعلیمات میں شمار کیا جاتا ہے۔

لیکن گذشتہ کئی سال سے آپ کے پڑوس میں چند سو میل کے فاصلے پر ایک پوری قوم کی نسل کشی ہو رہی ہے' لاکھوں انسانوں کو جانوروں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے' بوڑھوں' عورتوں اور بچوں تک پر درندگی کی انتہا کر دی گئی ہے' خاص طور پر نوجوان عورتوں اور بچیوں کے ساتھ ایسی حیوانیت ہو رہی ہے جس نے ہلاکو اور ہٹلر کے مظالم کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے مگر آپ سمیت عیسائی دنیا کے مذہبی راہ نما جو روحانیت کے علمبردار انسانیت و شرافت' شفقت و اخلاق کے نگہبان سمجھے جاتے ہیں' اس طرح خاموش ہیں جیسے یہ سب کچھ ان کی منشا کے عین مطابق ہو رہا ہے۔ یہ مذہبی راہ نما جو کسی ایشیائی' افریقی یا مسلم ملک میں ایک عیسائی کی گرفتاری پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ پوری انسانیت کا درد و غم صرف ان کے دلوں میں سما گیا ہے' نہ صرف مذہب و اخلاق اور انسانیت و شرافت کی دہائی دی جاتی ہے بلکہ ان ملکوں کی حکومتوں اور قوموں کو للکارا جاتا ہے۔ ابھی گزشتہ سال پاکستان میں سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی شان میں دریدہ دہنی کے جرم میں پاکستان کی عدالت نے سزا سنائی تو آپ سمیت ساری عیسائی دنیا کے مذہبی راہنما چیخ اٹھے' ساری دنیا کا پریس ان کی فریاد سے گونج اٹھا اور اس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا' لیکن یہاں یورپ کے قلب میں آپ کی نظروں کے سامنے ایک پوری نسل کو بے رحمی سے ذبح کیا جا رہا ہے' کان ناک کاٹے جا رہے ہیں' آنکھیں نکالی جا رہی ہیں اور صنف نازک کی رسوائی کے ہلاکو اور ہٹلر سے بھی بڑھ کر اذیت ناک طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں' مگر ہمارے کان عیسائی دنیا کے کسی مذہبی راہنما کی زبان سے بوسنیا ہرزو گوینا کے مظلوم مسلمانوں کی ہمدردی میں دو بول سننے کے لیے ترس گئے ہیں۔

ہمیں یورپ کے حکمرانوں' سیاست دانوں اور میڈیا کاروں سے کوئی شکوہ نہیں' انکی انسانیت و شرافت کو عرصہ دراز سے دنیا برابر دیکھ رہی ہے' ہمیں شکایت مذہب اور اس کے راہنماؤں سے ہے' کیا عیسائی مذہب اتنا کھوکھلا ہو گیا ہے کہ اس کے علمبرداروں کے اندر سے انسانی و اخلاقی حس ختم ہو چکی ہے' یا عیسائیت قومیت اور رنگ و نسل کے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو کر خدائے واحد کی بنائی ہوئی سب سے اشرف مخلوق کی ذلت رسوائی سے اندھی بہری بن گئی ہے؟

یہ صحیح ہے کہ یورپ میں عرصہ دراز سے مذہب

کو کاروبار زندگی سے نکالا جا چکا ہے اور اسے صرف چرچ اور پرائیویٹ زندگی تک محدود کردیا گیا ہے۔ اگر میری صاف گوئی پر درگزر سے کام لیں تو یہ صورت حال بھی عیسائیت کے مذہبی راہنماؤں کی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے' جب انہوں نے علم و سائنس اور ٹیکنالوجی سے انکار کی راہ اختیار کی اور احتساب کی عدالتیں قائم کرکے بے شمار بے قصور انسانوں کو علمی و سائنسی نظریات کی بنیاد پر بھیانک سزائیں دے کر عیسائیت کو علم و سائنس کا دشمن ثابت کیا جس سے عام انسان مذہب سے متنفر ہوگیا۔

میں پھر معافی چاہوں گا کہ عیسائیت کے مذہبی راہنماؤں نے کل عیسائیت کو علم و سائنس کا دشمن بنا کر نقصان پہنچایا تھا اور آج انسانیت' شرافت' شفقت' رحم دلی اور اخلاق کریمانہ سے عاری و تہی دامن بنا کر عیسائی مذہب کو نقصان پہنچانے جا رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ عیسائیت کی تعلیمات و کردار بھی بدل گیا ہو اور اس کی تثلیث کے عناصر باپ' بیٹا اور روح القدس کی بجائے' ظلم و ستم' عیاری و مکاری اور درندگی و حیوانیت قرار پاگئے ہوں۔ کم از کم سربوں کے مجرمانہ کردار اور اس پر عیسائی دنیا کے مذہبی راہنماؤں کی خاموشی پر تو یہی بات صادق آتی ہے۔

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی خطے میں چند ہزار چند لاکھ انسانوں کے ذبح کرنے سے کوئی مذہب ختم نہیں ہوجاتا لیکن اس سے مجرموں اور ان کے خاموش پشت پناہوں کے اخلاقی دیوالیہ پن اور روحانی تہی دامنی کا ضرور اظہار ہوتا ہے اور میں یہ بھی عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ یہ صورت حال عیسائی دنیا کے مذہبی راہنماؤں کی کھلی اخلاقی شکست کی آئینہ دار ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ مذہبی طبقہ کی حق پرستی' انسانیت دوستی اور ظلم کو ظلم کہنے سے یورپ کے مکار سیاست دان اپنے رویہ سے باز آجائیں یا سرب اپنی حیوانیت چھوڑ دیں اس لیے کہ خالق کائنات نے حیوانوں کو باز کرنے کا ضابطہ کچھ اور مقرر کیا ہے مگر آپ اخلاقی و انسانی فریضہ سے ضرور سبکدوش ہوجاتے اور عیسائیت داغدار ہونے سے بچ جاتی۔ کیونکہ صرف دنیا کے ایک ارب مسلمان ہی نہیں پوری تیسری دنیا آپ کے کردار کا جائزہ لے رہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وہ مذہب کے کھوکھلے پن کا تماشہ دیکھ رہی ہے۔

یہ بات دن بدن واضح ہوتی جارہی ہے کہ بوسنیا ہرزوگوینا میں نہتے مسلمانوں کے قتل عام اور درندگی کے مجرم صرف سرب نہیں بلکہ امریکہ کا پریزیڈنٹ اور برطانیہ کا وزیر اعظم بھی ان کے پشت پناہ ہیں اور عیسائیت کا مذہبی طبقہ بھی اس صورت حال کا برابر کا ذمہ دار ہے جو یسوع مسیح کا جانشین سمجھا جاتا ہے اور مصلحت و مفاد سے بالاتر ہو کر سولی پر بھی سچی بات کہنا اس کی شناخت قرار دیا جاتا ہے۔

میں ایک بار پھر اس جسارت پر معافی کا خواستگار ہوں اور اس صورت حال میں آپ کے ارشادات کا متمنی ہوں کہ "مذہب اور روحانیت" کو اس المناک ترین بحران سے نکالنے کے لئے **آپ کیا سوچ رہے ہیں؟**

بقیہ: مرزا کے جھوٹے الہامات

دکاندار کی طرف بمراد تصفیہ ایک پرانے برداشتی حساب کے جس کا یوں ہی مدت تک ملتوی پڑے رہنا قرین مصلحت نہیں تھا لکھے تھے اور اس دکاندار کو بلایا تھا کہ اب حساب دیر کا ہوگیا ہے تو ٹوہو (دستاویز) ساتھ لاؤ اور جو کچھ حساب نکلتا ہے لے جاؤ اور ٹوہو دے جاؤ اگرچہ ٹھیک ٹھیک یاد نہیں مگر خیال کیا جاتا ہے کہ شاید ان خطوط میں سے کسی خط میں یہ بھی لکھا گیا ہو کہ تم حساب کیلئے بلائے جانے کا حال ظاہر نہ کرنا۔ اب معترض خیانت پیشہ جس نے سرقہ کے طور پر لالہ بشن داس مکتوب الیہ کے صندوق سے خط چرائے ہیں اس اصل حقیقت میں تحریف و تبدیل کرکے اور اپنی طرف سے کچھ کا کچھ تو وہ طوفان بنا کر اور بات کو کہیں سے کہیں لگا کر یہ اعتراض کرتا ہے کہ گویا ہم نے مکر و فریب کیا اور جھوٹ بولا اور جھوٹ کی ترغیب دی۔ جس ناجائز طور سے یہ خطوط حاصل کئے گئے ہیں وہ یہ ہے کہ لالہ بشن داس مکتوب الیہ کی دکان پر ایک کیسوں والے آریہ نے جواب باوا نانک صاحب سے بیزار ہوکر دیانندی پنتھ میں داخل ہوگیا ہے ایک دو آریہ اوباشوں کی زارداری اور تحریک سے جیسا کہ دکانداروں کی عادت ہے اپنی دکان کو کھلی چھوڑ کر کسی کام کیلئے بازار میں نکلا اس کے جانے کے ساتھ ہی سکھ صاحب نے اس کے صندوق کو ہاتھ مارا۔ شاید اس دست درازی سے نیت تو کسی اور شکار کی ہوگی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مالدار آدمی ہے مگر لالہ بشن داس کی قسمت اچھی تھی کہ اس جلدی میں زیور تک جو صندوق میں پڑا ہوا تھا ہاتھ نہ پہنچا۔ صرف دو خط ہاتھ میں آگئے جن کو اس کے انہی ہم مشورہ یاروں نے جو ایک ہی سانچے کے ہیں بہت سی خیانت اور یاوہ گوئی کے ساتھ چھاپ دیا۔ لالہ بشن داس نے اپنی شرافت سے صبر کیا۔ ورنہ سکھ صاحب اور اس کے رفیقوں کو بیگانہ صندوق میں ہاتھ ڈالنے کا ابھی مزہ معلوم ہوجاتا۔ ہماری دانست میں یہ مقدمہ اب بھی دائر ہونے کے لائق ہے کیونکہ گو لالہ بشن داس کے زیور وغیرہ کا کچھ نقصان نہیں ہوا مگر خطوط کی چوری بھی حسب قانون مروجہ انگریزی ایک چوری ہے۔ جس کی سزا میں شاید تین سال تک قید ہے وہ صرف حسابی معاملہ کے خطوط تھے جن کا بے اجازت کھولنا جرم تھا۔" (شحنۂ حق مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۳۷'۳۹)

قسط نمبر ۲

مرزا قادیانی کے جھوٹے الہامات

زمین اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیش گوئی پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً" خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا میں نے لاہور میں جاکر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز نہیں بدل سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرماویں والسلام خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ

مرزا صاحب نے اس چٹھی کی جو مرزا احمد بیگ کے نام روانہ کی تھی ایک (اشتہار میں خود تصدیق فرمائی ہے یہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو شائع کیا تھا۔ اس کا عنوان تھا۔ "ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار اس کی پیشانی پر یہ شعر درج تھے۔

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

اس کے بعد لکھا تھا کہ اخبار "نور افشاں" مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں جو اس راقم کا ایک خط متضمن درخواست نکاح چھاپا گیا ہے اس خط کو صاحب اخبار نے اپنے پرچہ میں درج کرکے عجیب طرح کی زبان درازی کی ہے۔ یہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت دراز سے بعض سرکردہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کی حقیقی ہمشیرہ زادی کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے یہ لوگ مجھ کو میرے دعوائے الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۱۱)

پانچواں خط بنام مرزا احمد بیگ

ایک اور اہم چٹھی جو خود مرزا صاحب نے آئینہ کمالات" (ص ۵۷۳، ۵۷۴) میں درج کی ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ "تب میں نے حق تعالیٰ کے ایماء اور اشارہ سے مرزا احمد بیگ کے نام ایک چٹھی لکھی جس میں لکھا کہ "اے عزیز سنئے! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ میری سنجیدہ عرضداشت کو لغو خیال کرتے ہیں اور میری بات کا اعتبار نہیں کرتے۔ بخدا میں آپ کو کسی طرح سے تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ میں آپ کے ساتھ کس قدر احسان کرتا ہوں اگر آپ نے میرے خاندان کے خلاف مرضی میری درخواست کو شرف قبول بخشا تو میں آپ سے قسمی وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی زمین اور باغ سے آپ کو حصہ دوں گا اور اس رشتہ کی وجہ سے آپس کی نزاع رفع ہو جائے گی۔ اگر میری بات مان لی تو آپ مجھ پر مہربانی اور احسان کریں گے اور میں آپ کا بڑا ممنون ہوں گا۔ اور آپ کی درازی عمر کے لئے درگاہ خداوندی میں دعا کروں گا۔ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی صاحبزادی کو اپنی زمین اور دوسرے مملوکات کی تہائی کا مالک بنا دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ ایسی حالت میں صلہ رحمی عزیزوں سے محبت اور حقوق قرابت داری کی نگہداشت میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہ مل سکے گا۔ آپ مجھے اپنی مشکلات میں اپنا معاون و دستگیر پائیں گے۔ آپ کے ہر بوجھ کو اٹھاؤں گا۔ اس لئے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجئے اور شک و شبہ کو راہ نہ دیجئے۔ میں یہ خط اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی طرف سے ہے۔ اس کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھئے۔ حق تعالیٰ گواہ ہے کہ میں اس بیان میں صادق ہوں اور جو کچھ میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور میں نے اپنی

طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ جو کچھ کہا ہے حق تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلوایا ہے۔ یہ مجھے میرے رب کی وصیت تھی جسے میں نے پورا کیا۔ ورنہ مجھے آپ کی یا آپ کی لڑکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اگر اس الہام کی مدت گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈال دینا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔ (عربی تحریر کا خلاصہ مفہوم)

(۲) مرزا سلطان محمد کے نام تہدیدی خطوط کا سلسلہ

مندرجہ بالا خطوط کے علاوہ مرزا صاحب نے لڑکی کے منگیتر مرزا سلطان محمد کے نام بھی بہت سے خطوط لکھے اور اسے ڈرایا دھمکایا کہ اگر تم نکاح کرو گے تو تم پر خدا کا قہر نازل ہو گا اور تم فنا و برباد ہو جاؤ گے اور یہ نکاح تمہارے حق میں سخت زبون ہو گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پروانہ کی خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا۔ کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزاء میں شریک ہوئے سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی کو سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے۔" (تبلیغ رسالت جلد)

(۳) زر پاشی کی قوت تسخیر سے حصول مقصد کی جدوجہد

زر کی قوت تسخیر تمام حربوں سے زیادہ زبردست مانی گئی ہے چنانچہ کسی نے کہا ہے

اے زر تو خدا نہ ای ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے زر پاشی سے بھی مطلب براری کی بہت کچھ کوشش فرمائی تھی۔ چنانچہ میاں بشیر احمد صاحب کا مندرجہ ذیل بیان اس حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔ "ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود جالندھر جا کر قریباً" ایک ماہ ٹھہرے تھے ان ایام میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر ہوشیار پور کے درمیان یکے پر آیا جایا کرتا تھا اور وہ مرزا صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت (مرزا) صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ مگر یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے فقط روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے۔ مگر حضرت (مرزا) صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں (پالیسیاں اور چالیں) ملحوظ رکھی ہوئی تھیں۔" (سیرۃ المہدی جلد اول ص ۱۷۴)

(۴) محمدی بیگم کے حصول کے لئے مرزا صاحب اور ان کی بیوی کی دعائیں

محمدی بیگم کے حصول کے لئے مرزا صاحب نے جہاں ایک طرف ظاہری جدوجہد کی دھما چوکڑی مچا رکھی تھی تو دوسری طرف باطنی اور روحانی تدابیر سے بھی غافل نہ تھے۔ چونکہ جماعت کے وقار اور آبرو کا سوال تھا اس لئے نہ صرف خود مرزا صاحب ہر وقت بارگاہ رب العالمین میں سر بسجود تھے بلکہ ساری مرزائی جماعت بھی شبانہ روز دست بدعا تھی۔ اور تو اور حسب زعم مرزا بشیر احمد خود مرزا صاحب کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بھی اپنی آسمانی سوکن کے نزول اور اس کی جلوہ نمائی کے لئے بے قرار تھیں اور منتیں مانتی اور گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہی تھیں۔ چنانچہ ان کے فرزند ارجمند میاں بشیر احمد صاحب ایم اے "سیرۃ المہدی" میں رقم طراز ہیں۔

"ایک نکاح کے متعلق حضرت کی پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے حضرت کی بیوی مکرمہ نے بار بار رو رو کر دعائیں کی ہیں ایک روز یہی دعا مانگ رہی تھیں تو حضرت نے پوچھا کہ آپ کیا دعا مانگتی ہیں؟ جواب دیا یہ مانگ رہی ہوں (کہ محمدی بیگم آپ کو ملے) حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ سوکن کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے؟ کہا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس بات کا پاس ہے کہ آپ کے منہ کی نکلی ہوئی بات (کسی طرح) پوری ہو جائے۔" (سیرۃ المہدی جلد اول ص ۲۵۹) اگر میاں بشیر احمد کی یہ روایت صحیح ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ سب تقیہ تھا۔

ہندو دوستوں پر عینی شاہد ہونے کا افتراء

میاں بشیر احمد صاحب ایم اے بن مرزا غلام احمد نے "سیرۃ المہدی" میں لکھا ہے کہ "قادیاں میں ملاوامل اور شرمپت رائے سے مرزا صاحب کی زیادہ میل ملاقات تھی۔ یہی زیادہ آتے جاتے تھے۔ کسی اور سے راہ و رسم نہ تھی۔" (سیرۃ المہدی جلد اول ص ۲۰۵) یہ دونوں سالہا سال قادیانی صاحب کی ناک کا بال بنے رہے اور الہامی صاحب بہت عرصہ تک ان کی دوستی پر بھروسہ کر کے طرح طرح کی امیدوں کو اپنے دل میں پرورش کرتے رہے۔ لیکن عاقل کو چاہئے کہ کسی دوست پر اتنا بھی بوجھ نہ ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کا وہ متحمل نہ ہو۔ الہامی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ ان دونوں سے میرے دوستانہ روابط بہت دیرینہ اور اتنے گہرے ہیں کہ جون سی بات بھی ان کی طرف منسوب کردوں گا وہ اس سے انکار نہیں کریں گے اپنی کتابوں براہین اور "سرمہ چشم آریہ" میں لکھ مارا کہ "لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل بھی میرے الہاموں کے گواہ ہیں۔" اس بہتان طرازی کو وہ کسی طرح برداشت نہ کر سکے اور بحالت مجبوری ۴ نومبر ۱۸۸۶ء کو ایک اعلان زیر عنوان "اشتہار واجب الاظہار" شائع کر کے مجدد صاحب کے الہامات کا بھانڈا قادیاں کے چوراہے پر پھوڑ دیا۔ ان کے اشتہار کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے ہم کو

کسی قوم یا کسی شخص کے ساتھ بغض و عداوت نہیں بلکہ ہم اپنے دوست مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں اشتہار شائع کرنا موجب شرم سمجھتے ہیں۔ مگر کیا کیا جائے یہ ان ہی کی عاقبت نااندیشی کا نتیجہ ہے۔ حقیقت میں ہمارے دل کو اس اشتہار کے شائع کرنے سے اس قدر تکلیف، رنج اور بوجھ ہے جو بغیر دانائے حقیقی کے کوئی نہ جانتا ہوگا۔ ہماری غرض صرف راستی کا ظاہر کرنا ہے کیونکہ ہم نے معلوم کرلیا ہے کہ ہماری خاموشی سے راستی کا خون ہوا جاتا ہے۔

قادیانی کیلئے خرق عادت ناممکن ہے

اس کے بعد لکھا کہ علاوہ ازیں خلق خدا کی ہمدردی اور خیرخواہی اس کی متقضی ہے کہ ہم مہر سکوت توڑ دیں۔ کیونکہ ایک تو مرزا صاحب اپنے اوقات الہام اور خرق عادت کے دعووں میں، جس کا ثابت کرنا ایسا محال ہے جس طرح آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا، صرف کر رہے ہیں۔ دوسرے ناحق لوگوں کی تکلیف و پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ لوگ دور دراز سے صعوبت سفر اور ہر طرح کا حرج اور خرچ برداشت کر کے قادیان آتے ہیں اور تمنائے دلی سے محروم و نامراد ہو کر واپس جاتے ہیں۔ قریباً بارہ یا چودہ سال سے ہم دونوں (ملاوامل اور شرمپت رائے) کی مرزا غلام احمد سے ملاقات ہے۔ اس عرصہ میں شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہوگا جس میں تین چار مرتبہ ہمارا ان کے پاس جانا آنا نہ ہوا ہو۔ خویش و اقارب میں بھی کوئی شخص ہمیں ان کے برابر عزیز نہ تھا اور ہم ان کی بہت عزت و توقیر کرتے تھے اور وہ بھی ہمیں اپنے اعزاء سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ چھ سات سال کا عرصہ ہوا حکیم محمد شریف کلانوری نے جو مرزا صاحب کے بڑے دوست ہیں اور امرتسر میں مطب کرتے ہیں ہم دونوں کے سامنے مرزا صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ آپ مجددی کا دعویٰ کریں کیونکہ اس زمانہ کے لئے بھی کوئی مجدد ضرور ہونا چاہئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے دل پر اس مشورہ کا بڑا اثر ہوا جس کا نتیجہ آج ظاہر ہے حکیم صاحب کا یہ کہنا تھا کہ مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" کا مسودہ شروع کردیا اور اخباروں میں اعلان کر کے جابجا خطوط روانہ کردیئے۔ رفتہ رفتہ مرزا صاحب نے مکاشفہ اور الہام اور خرق عادت کا دعویٰ شروع کیا۔ اس کے بعد براہین میں لکھ دیا کہ میرے کشف اور الہام اور خرق عادت کے گواہ ملاوامل اور سرمپت رائے ہیں۔ ہم بھی "مصلحتاً" آج تک خاموش رہے لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھایا یہاں تک کہ صاحب موصوف آج "سرمہ چشم آریہ" میں معجزہ شق القمر کے بارے میں ہماری اسی خاموشی کو "سنداً" و "نظیراً" پیش کرتے ہیں۔ ہم وہ سند اور نظیر دیکھ کر حیران رہ گئے اور ہم پر یہ راز کھل گیا کہ اسلام کے پیشواؤں اور پیغمبروں کا بھی (معاذ اللہ) یہی شیوہ چلا آیا ہے جو مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے۔ کاش کسی ایک الہام ہی سے ہماری تسلی کی ہوتی تو بھی ایک بات تھی۔ ہم یہاں یہ بھی بیان کردیتے ہیں کہ گواہوں میں نام درج کرتے وقت مرزا صاحب نے ہم سے بالکل دریافت نہیں کیا ورنہ ہرگز ایسا نہ ہوتا۔ انہوں نے دل میں یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ میرے اور میں ان کا ہوں۔ کیا یہ میرا کہنا نہ مانیں گے؟ اب صاف باطن اور نیک نہاد لوگ الہام اور خرق عادت کے دعویٰ کی حقیقت بخوبی معلوم کرلیں گے۔" (تکذیب براہین ص ۲۳۲، ۲۳۵)

مسیح زماں کے سودی قرضہ کا افشائے راز

جب مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ جو غیر مسلم براہین کا جواب لکھے گا اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا تو پنڈت لیکھرام نے لکھا تھا کہ آپ کا دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار محض فریب اور جعل ہے۔ کیونکہ آپ کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد بھی اس قیمت کی نہیں ہے۔ قادیان کے ہندو مسلمان آریہ وغیرہ سب اس بات کے گواہ ہیں بلکہ تمام ضلع گورداسپور کے لوگ آپ کی قلاشی اور وجہ معاش کے فقدان سے آگاہ ہیں اور پنجابی مثل "آپ میاں مانگتے اور باہر کھڑے درویش" بالکل آپ کے حسب حال ہے۔ خود قرضدار اور بسر اوقات سے ناچار مگر دس ہزار اشتہاری روپوں کے دعویدار ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ صفحہ قرطاس پر تو ہندسوں کی من مانی رقوم لکھ لیتے ہیں مگر زر نقد ندارس ہے۔" (تکذیب براہین ص ۲۷۶ و ۲۷۳) اس پنڈت لیکھرام کے اس بیان کی تائید کہ مرزا صاحب مقروض تھے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مرزا صاحب دوسری شادی کرنے کے بعد اپنے خسر ثانی کا دم چھلا بنے ہوئے تھے۔ جہاں میر ناصر نواب تبدیل ہو کر جاتے یہ بھی وہاں جا براجتے اور ان کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتے۔ جس طرح مرزا صاحب کئی سال تک لدھیانہ میں اپنے خسر کے دردولت پر پڑے ہوئے تھے اسی طرح اس سے پیشتر چھاؤنی انبالہ میں میر صاحب کے گھر کی روٹیاں توڑتے رہے۔ انہی ایام میں الہامی صاحب نے چھاؤنی انبالہ کے ایک مہاجن سے سودی قرضہ بھی لے رکھا تھا۔ جب "براہین احمدیہ" کے صدقہ سے فراغ دستی نصیب ہوئی تو الہامی صاحب نے چھاؤنی انبالہ کا قرضہ چکا دینا چاہا۔ قادیان کے آریوں کو اس کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ مرزا صاحب دس ہزاری اشتہار شائع کرتے وقت خود مقروض تھے اور بہت بڑی شرح سود پر قرض لے رکھا تھا حالانکہ شریعت اسلام نے سود کا لینا اور دینا حرام قرار دیا ہے کسی طرح الہامی صاحب کی دو چٹھیاں حاصل کر کے شائع کردیں۔ یہ چٹھیاں بشن داس انبالوی کے نام بھیجی گئی تھیں۔ الہامی صاحب نے اس پر بہت کچھ پیچ و تاب کھایا۔ آریوں کی اس جسارت و دیدہ دلیری پر شکوہ و شکایت کا جو مواد ان کے نوک قلم سے ٹپکا اس سے ناظرین کو بھی محظوظ کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب رسالہ "شحنہ حق" میں فرماتے ہیں۔

"اس اعتراض کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ انبالہ چھاؤنی میں کئی ایک خط میں نے ایک ہندو

باقی ص ۱۹ پر

present himself over there along with his associates. But in case you are afraid to go to London and don't want to step outside your Caliphate parameter, I concede further; alright, let us meet in your 'Londoni Islamabad' precincts. This humble faqir will present himself there also at your Centre in the U.K. at your appointed time and date and as many associates as you will say will be brought along, one lakh, two lakh, ten lakh, twenty lakh. But preservation of peace shall be your responsibility.

At that spot, I shall use the same words for Mubahala which Maulana Abdul Haq Ghaznavi, (Allah's mercy on him), spoke in the face of your grandpa and which paled him down. The words will be:

"Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and his followers are all liars, Kafir, apostates, impostors, cheats, unbelievers and Dualist-infidels."

Now see, have I left out any of your objections unsolved? I have covered up everything for you, therefore hurry up. Still if you back out I put you to shame in the very words spoken by your grandpa who said in very clear terms:

"I put you under oath of Allah, High is His Disposition, that you should come soon in the ground of Mubahala by fixing date and time of Mubahala, otherwise you will die under Allah's Execration."

Fifthly: As your well-wisher I submit that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani has been decreed a liar by the Divine Court many times. Therefore there is no use of a Mubahala for you. What you should do is that you surrender to earlier decisions and forsake Mirza, the arch-liar. You may do one hundred Mubahalas, but Allah's ways do not change; the result will be the same as before.

How to seek Allah's guidance

Remember the door of appeal to Allah for His forgiveness is still open. Before you die, offer your repentance from Qadiani dogmas and cling to the benevolence of the holy Prophet, صلی اللہ علیہ وسلم the mercy of the worlds.

I tell you and also your Jamaat of a simple way for obtaining Allah's guidance: Recite Darood Shareef 313 times before going to sleep and weep bitterly, in solitude, before Allah, uttering these words:

'Ya Allah! In the name of Your mercy and by the grace of Your benevolent Prophet صلی اللہ علیہ وسلم grant us guidance to come out of deviations and pardon us for all those errors of faith and practices which we have committed so far!'

If any person belonging to your Jamaat or you yourself acted upon my advice, I am certain Insha Allah a vista of true Guidance shall certainly open up before him.

سُبحانكَ اللّهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ. وَسَلَامٌ عَلَى المُرْسَلِينَ وَالحَمْدُ لِلّهِ
رَبِّ العَالَمِينَ.

Muhammad Yusuf Ludhianvi

10-1-1989

O

بقیہ: تبلیغ کا نیا اڈہ

کی قبل ازیں ایک مسیحی جوڑا جو مبینہ طور پر میاں بیوی بتائے جاتے ہیں ڈیوڈ اور لارا ویزا کنفرم کروا کر اپنے وطن واپس چلے گئے تھے ان کو بھی انتظامیہ نے ویزے میں مزید توسیع نہ دینے کی سفارش کی تھی جس کے نتیجہ میں جام پور مرکز ایک سال سے زائد عرصہ سے بند ہے تاہم پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت میں ڈیوڈ اور لارا اپنے ویزے میں توسیع کرا کر جام پور پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنی سرگرمیاں پہلے سے زیادہ تیز کر دی ہیں جس سے علاقہ کے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق مسیحی مشنریوں نے اس مقصد کے لیے پاکستان کو بارہ زونوں میں تقسیم کر کے اپنے اپنے علاقے مقرر کر لیے ہیں۔ انٹرنیشنل مشن سمیت پروٹسٹنٹ اور کیتھولک مشنریوں نے سینکڑوں کی تعداد میں پاکستانیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

You see, in the Qadiani Quran of your grandpa the same sense of Mubahala rendezvous has been adopted which I hold, i.e., both parties with their relatives should collect *at one place* to curse the liars. Yet your Secretary Sahib writes otherwise:

"Our belief is that Allah is present everywhere in the universe and from His Grasp of Authority no place is outside and no spot without His Sway and Might. His seat circumscribes earth and sky. Why do you hesitate to address Allah and pronounce His Curse on the liars and why do you consider the presence of the concerned parties is necessary".

in reply I lay down five points:

Firstly: Permit me to say, you have no belief in Allah, no belief in His Prophet صلی اللہ علیہ وسلم no belief in Quran, no belief even in Mirza Ghulam Ahmad Qadiani—your grandfather! If you had belief in Allah you would not have annulled His Command for meeting your opponents at one place in Mubahala. If you had belief in the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم you would not have ignored his action by not coming out of your house. If you had belief in your own sire, the grand-papa, you would not have missed any chance in protecting his dignity from indignity, his honour from dishonour, which he caused upon himself through his unbridled abusive honks.

Secondly: Don't side-track! Who denies Omnipresence and Omniscience of Allah? Point is not this; the point is: Is it not necessary for parties-in-dispute to meet at one place? Can there be لعان (Laan) between husband and wife unless both face each other; can there be Nikah (marriage) unless both parties are present, personally or by proxy; can a law-suit proceed, unless both plaintiff and defendant are present in the court personally or through advocates. On this analogy, Mubahala is also asking Allah for His Decision on the imprecation of the two opposing parties? Then, why is their facing each other at one place deemed unnecessary?

Thirdly: A Qadiani must mould Quran and Hadith to his own will and wish. In your Qadiani Quran, new 'Ayaat' were added by the arch-liar, Mirza Qadiani, e.g.

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ (تذکرہ صہ ۷٤)

"We sent it down near Qadian."

(*Tazkirah, p.74*)

Mirza's another flabbergasting addition in the holy Quran was شاتان تذبحان to precede and rhyme with فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ in Surah (الرحمان) What a rustic homily from Mirza to confuse and overawe his followers! This ambiguous addition (meaning two goats will be slaughtered) with the Quranic Ayat of Surah(الرحمان)which is tantamount to ridiculing the holy Quran.

Besides these additions which this great Dualist-infidel, Ghulam Ahmad Qadiani, made in Quran Hakeem, several Ayaat and Ahadith have been subjected to deliberate word omissions, alterations, distortions and transpositions of meanings. Tenor of many a 'Sharia' phraseology has been twisted to suit personal inclinations and sacrificed on the altar of selfishness. This is called Dualist-infidelity and it is the same you are demonstrating when defining Mubahala to cover up your cowardice.

Quran Hakeem pronounces that both parties should be asked to come out in the ground of Mubahala along with their relatives and both should jointly implore Allah for His Execration to fall over the liars. When this has been done, wait for the decision from Divine Court. Your grandfather has also said so while explaining the Ayaat of Mubahala from his Qadiani Quran, and I repeat his words:

"Tell them: Come! We and you along with our sons, women, and relatives and assemble at one place, then do Mubahala and invoke imprecation upon the liars".

But you, Mirza Tahir Ahmad Sahib, would not listen to your grandpa and would not present yourself before the Divine Court but would remain sitting in your house and go on honking your wares from there. Tell me is your action not a contempt of the Divine court? Is this not making a fun of Mubahala? To mount up this sacrilege, you ask obedient Muslims to join you in this blasphemy. Allah protect us.

Fourthly: Because you are a run-away from Pakistan, therefore as a fugitive I do see your point in hesitating to return. Alright, I make a change. Go ahead and announce a date, place and time in London itself. This humble faqir will, Insha Allah,

OTHER IN ONE GROUND THROUGH INVOCATIONS in order that the liar is exposed".

At another place Mirza Ghulam Ahmad writes:

"اگر عیسائی لعنت کے لفظ سے متنفر ہیں تو اس لفظ کو جانے دیں بلکہ دونوں فریق یہ دعا کریں کہ یا الٰہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور شیطانی طریق ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہیں تھا بلکہ ایک انسان تھا اور نبی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیاء تھے اور قرآن خدا کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور ضلالت سے پاک ہے اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہیں کہ مریم کا بیٹا یسوع در حقیقت خدا تھا وہی تھا جس نے زمین و آسمان پیدا کیا اسی کے خون سے دنیا کی نجات ہوگی اور خدا تین اقنوم ہیں باپ بیٹا روح القدس اور یسوع تینوں کا مجموعہ کامل خدا ہے اب اے قادر ان دونوں گروہ میں اس طرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق میں سے جو اس وقت مباہلہ کے میدان میں حاضر ہیں جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اس کو ایک سال کے اندر بڑے عذاب سے ہلاک کر کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے۔"

(انجام آتھم ص ۳۳۔مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۳)

"If the Christians hate the word 'accursed', then let it go, but let both parties supplicate: 'O Lord of the worlds......... O Omnipotent, decide between these two parties in this way that out of the two parties WHO AT THIS TIME ARE PRESENT IN THE GROUND OF MUBAHALA, the party who places confidence in false faith, destroy that (party) within one year by great punishment because dying of some persons is better for the sake of salvation of the whole world".

(Anjam-e-Atham, p.33)

Example No. 3.

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani invited dignified Ulema of Muslim Ummah in these words:

"اب میں پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کی طرف رجوع دے کر ان مولوی صاحبوں کا نام ذیل میں درج کرتا ہوں جن کو میں نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے اور میں پھر ان سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کرکے جلد میدان مباہلہ میں آویں اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر اور تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔"

(انجام آتھم ص ۶۸،۶۹۔مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۶۸،۶۹)

"Now turning my discourse again towards the real objective, I enter below names of those Maulvis whom I have called for a Mubahala and again I put them under oath of Allah, High is His Disposition, that they should COME SOON IN THE GROUND OF MUBAHALA BY FIXING A DATE AND TIME OF MUBAHALA, and if they do not come and do not abstain from making accusations of falsehood and infidelity then they will die under Allah's execration".

(Anjam-e-Atham, pp.68-69).

Mirza Tahir Sahib! You may now learn a lesson from the summary of the above three examples:

Your grandfather, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani

1. Calls the Aryans into a Mubahala *ground;*
2. Calls the Christians to assemble in a Mubahala *ground* for fighting with invocations to obtain Divine Decision·
3. Calls Muslim Maulvis to enter into a Mubahala *ground* urgently by fixing a date and place.

And you, Mirza Tahir Ahmad, don't understand 'tokens' which your grandpa received from Allah; you don't place confidence in Divine Decision invoked by your grandpa; nor do you pay respect to Oaths and swearings of your Papa grandee.

Therefore, I say, you are avoiding to fix a day for Mubahala or to fix a venue for it or to come out into the open ground. Hence according to your grand papa, "if they do not come they will die under Allah's execration". Tell me now, who will become a target of Allah's execration? If you don't believe in Quran Hakeem, OK; if actions of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم are no arguments for you, OK; but you should have faith in predictions of your grandpa at least. How will you escape that torture which he has foretold?

You maintain: "It is not necessary by Ayaat of Mubahala, for parties in dispute to assemble at some specified place". But why don't you remember that in your Qadiani Quran, viz., *Tazkirah*, your grandfather explicated the Ayaat of Mubahala in these words:

"And people said that this book is full of untruth and Kufr; tell them: Come! We and you along with our sons, women, and relatives *assemble at one place* and then do Mubahala and invoke imprecation upon the liars".

Final Rejoinder to Mirza Tahir

(LAST NAIL IN QADIANI COFFIN)

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

"Last resort is Mubahala to which we have referred earlier. For Mubahala, it is not necessary to be a reader of the Veda (Hindu religious book). Yes, he should be a well-mannered renowned Arya who may impress others also. Hence, if they really consider these teachings of the Vedas as really correct and true about which we have written in this pamphlet to some extent and they deem those principles and teachings of Quran-Shareef written by us in this very pamphlet as wrong and untrue then they may do Mubahala with us in this regard. AND HAVING DECIDED SOME SPOT FOR MUBAHALA BY MUTUAL AGREEMENT THE TWO PARTIES MAY PRESENT THEMSELVES ON THE FIXED DATE AT THAT PLACE ."

Example No. 2

In 1896, Mirza Ghulam Ahmad invited the Christians to a 'Mubahala' and wrote:

"اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو پادری صاحبان مندرجہ ذیل میں سے منتخب کئے جائیں میدان مقابلہ کے لئے جو تراضی طرفین سے مقرر کیا جائے تیار ہوں۔ پھر بعد اس کے ہم دونوں معہ اپنی اپنی جماعتوں کے میدان مقررہ میں حاضر ہو جائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کے ساتھ یہ فیصلہ چاہیں کہ ہم دونوں میں سے جو شخص در حقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے۔ خدا تعالیٰ ایک سال میں اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کی رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قوموں پر کیا کرتا ہے۔"

(انجام آتھم ص ۴۰۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۴۰)

"And the manner of operation for obtaining Divine Decision will be like this that one respectable padre sahib, selected out of the following padrees BE READY TO COME AGAINST ME IN THE GROUND OF CONTEST FIXED BY MUTUAL AGREEMENT AND AFTER THAT WE BOTH PRESENT OURSELVES AT THE DECIDED SPOT ALONG WITH OUR RESPECTIVE PARTIES and beseech Allah, the Exalted, by invocating him that whoever person deserves punishment out of we two as a liar in His Eyes, then Allah, the Exalted, may send down that calamity on the liar which is always sent on liars and deceitful peoples".

(Anjam-e-Atham, p.40).

Mirza Ghulam Ahmad further writes on page 42:

"سوائے پادری صاحبان دیکھو کہ میں اس کام کے لئے کھڑا ہوں۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حکم سے اور خدا کے فیصلہ سے سچے اور جھوٹے میں فرق ظاہر ہو جائے تو آؤ۔ تا ہم ایک میدان میں دعاؤں کے ساتھ جنگ کریں تا جھوٹے کی پردہ دری ہو۔"

(انجام آتھم ص ۴۲۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۴۲)

"Therefore, O Padrees! See, I am standing for this work. If you want that distinction should become apparent between a liar and the truthful through Allah's Command and Divine Decision THEN COME! SO THAT WE FIGHT AGAINST EACH

سلسلہ نمبر۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال وجواب کاایک سلسلہ شروع کیاگیاہے۔اس سلسلے میں ہم ہردفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیاجائے گا۔ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱..... قادیانیوں کادوسرا خلیفہ کون تھا؟

سوال نمبر۲..... مرزاغلام احمد قادیانی کی موت کس بیماری کی وجہ سے ہوئی تھی؟

سوال نمبر۳..... مرزاغلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی کتنی جلدیں لکھنے کاوعدہ کیاتھا؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک کوپن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیاجائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیاجائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہرشمارہ کاحل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیاجائے گا۔

کوپن شمارہ ۲۱ سلسلہ نمبر۸

نام ____________

ولدیت ____________

مکمل پتہ ____________

____

ذاتی مصروفیات ____________

____

شمارہ ۱۸ کے جوابات

۱... ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو

۲... پنڈت لیکھ رام

۳... جنوبی افریقہ

شمارہ ۱۸ کے خوش نصیبوں کے نام

عزیزالرحمان۔لکی مروت

عبدالحمید حقانی۔لکی مروت

شاہد محمود شیرازی۔نوشہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین

کے زیراہتمام سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس

۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں

- ★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
- ★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
- ★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- ★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- ★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- ★ جناب الحاج اشتیاق حسین
- ★ جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- ★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- ★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کرسکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام ہی خواہان مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ________________ ولد ________________

مکمل پتہ ڈاک ________________________________

تعلیم ________________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیزالرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978